بسم الله الرحمن الرحيم
والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

پشاور
پاکستان

ماہنامہ العصر

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ — پشاور

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے - ان سے درخواست ہے کہ نئے سال کے لیے اپنا چندہ مبلغ =/70 (ستر روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر دفتر ماہنامہ العصر" کو بھیج دیں تاکہ اس کمرتور مہنگائی - ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے العصر اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے -

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے باوجود کسی رکن کی طرف سے زرتعاون موصول نہ ہونے پر (وی - پی) بھیجا جائے گا - جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے -

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ

2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے شیر شاہ کالونی کراچی 28

3- مولانا مفتی محمد کمیل :- [illegible] روڈ منگورہ سوات

4- مولانا ضیاء الرحمان :- [illegible] مارکیٹ دوبندی بازار جہانگیرہ ضلع

5- شاہ نواز صاحب :- [illegible] سرائے نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ

6- حمید خان و طاہر شاہ :- [illegible] ریڈ شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ-

7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلیٰ [illegible] اوگی ضلع مانسہرہ-

8- قاضی محمد طیب :- مقام [illegible] زئی ضلع چارسدہ

9- جناب غنی الرحمان :- غنی ٹریڈ سٹیٹ مال روڈ مردان

10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کنی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام

11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد

12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان خیر آباد

13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور

14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام پنڈی روڈ چکوال

15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ٹی وی) پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۸

مجلسِ ادارت

سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ

پی ایچ ڈی مدینہ منورہ

مدیرِ مسئول: مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

اگست ۱۹۹۷ء / ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

اس شمارے میں

امریکہ کی ناز برداریاں	مدیر مسئول	۲
محاسن القرآن	ادارہ	۶
نئی دنیا کی جھلک	مولانا محمد حسن جان	۹
سودی معیشت کا بنیادی واہم کردار بنک	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۲
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمان	۱۷
۲۱ویں صدی کا صیہونی تحفہ	مولانا سرفراز احمد	۲۸
اموال مشترکہ سے طریقہ استنفاع	مفتی غلام الرحمان	۳۳

بدلِ اشتراک

فی پرچہ: ۷ روپے

سالانہ اندرونِ ملک ۷۰ ”

بیرونِ ملک: ۱۵ ڈالر

رابطہ

فون دفتر: ۲۷۳۵۶۱-۰۵۲۱

خط و کتابت

ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹

جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیلِ زر

ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۸۸۷

یونائیٹڈ بنک

سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

پبلشر

مفتی غلام الرحمٰن

مقام اشاعت: جامعہ عثمانیہ

عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر

پرنٹرز - وحدت پرنٹرز پشاور

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مُدیرِ مسئول

امریکہ کی ناز برداریاں!!!

پاکستانی قوم کا بچہ بچہ امریکہ کی مفاد پرستی، دین دشمنی اور دوغلی پالیسی سے واقف ہے بے شک امریکہ نے پاکستان کی طرف کئی بار دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور موقعہ بموقعہ امداد بھی کی لیکن کئی ایسے مواقع بھی آئے کہ عین میدان جنگ میں پاکستانی قوم کو دھوکہ دیکر شکست سے دوچار کیا سقوط ڈھاکہ میں امریکہ کا کردار کسی سے مخفی نہیں وہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے کہ امریکہ کی دوستی کا معیار اس کے مفادات ہیں جب یہ پورے ہوں تو مروت کا تقدس پائے مال کرتے بھی امریکہ عار نہیں سمجھتا ہے ایسی قوم سے وفاداری کی توقع رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ایسی قوم جو دوسری قوم کو اپنا دست نگر اور محکوم سمجھے اس کے ذہن میں اس قوم کا کیا مقام ہو گا؟ گزشتہ ایام امریکی معاشرہ کا ترجمان "فیئر فیکس اٹارنی رابرٹ ہوران" نے امریکہ کے ہاں پاکستان کے مقام و مرتبہ سے پردہ چاک کیا۔ اس نے ایمل کانسی کے مقدمہ کی سماعت کے دوران اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

> "کہ ایسے حالات میں جبکہ پاکستانی چند ڈالروں کے لئے اپنی ماں
> کو بیچ دیتے ہیں انہیں ایمل کانسی کی گرفتاری کے لئے بیس
> لاکھ ڈالر کیوں ادا کئے گئے"

"رابرٹ ہوران" کے اس بیان سے پاکستانی قوم کو کتنا صدمہ پہنچا اس کا اندازہ ہفتہ بھر کے اخبارات سے لگایا جا سکتا ہے ایک غیور قوم کے جذبات کا ردعمل لازمی امر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حزب اختلاف و اقتدار نے بیک آواز اس کی مذمت کی اور ملک کے ہر طبقہ نے اس بیان پر اپنی نفرت کا اظہار کیا۔

امریکی حکومت اور صاحب بیان کی معذرت کے بعد اگرچہ یہ معاملہ منطقی انجام کو پہنچکر ٹھنڈا پڑ گیا۔ لیکن یہ بیان ملک کی نئی پود اور مستقبل کے معماران کو آئندہ کے

Scanned with CamScanner

متعین کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ حال کے ارباب حل و عقد مصلحت یا نظریہ کے تحت بادل ناخواستہ امریکہ کو برداشت بھی کرے لیکن نئی نسل کے لئے ایسے رویہ پر خاموشی یا اس کے ساتھ چلنا ممکن نہیں۔

میرے خیال میں رابرٹ ہوران؟ کا یہ بیان غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ اس کو کیا پتہ کہ میرے اس بیان کا کیا ردعمل ہو گا خود اپنی قوم کے لئے کیا طوفان برپا کرے گا؟ ایک کنواری ماں کا بیٹا کیا جانتا ہے کہ ماں کا کیا مقام ہے؟ جس کو تلاش بسیار کے بعد ماں باپ نہ ملے اور اگر کہیں ریکارڈ کے سہارے اسے کنواری ماں تک رسائی میں کامیابی ہو تو ناجائز بیٹے کے ذہن میں ماں کے کرتوت اور شادی سے قبل ماں بننے کا علم ہو کر کیا عزت ہو گی. جس کی تربیت حرامی بچوں کے لئے بنائے ہوئے ہاسٹلوں میں ہو اس بے چارے کو زندگی میں کہیں ماں کی گود میں رہنا نصیب نہ ہو ایسے مرفوع القلم شخص کے بیان پر سیخ و پا ہونا خود زیادتی ہے۔

"رابرٹ ہوران" کا بیان امریکہ کے ہاں پاکستان کے مقام و مرتبہ کی عکاسی ہے "الاناء یترشح بمافیہ" یہ ان کے ظرف ذہن کا مبلغ ہے۔ اور خبث باطن کا اظہار ہے۔ بلکہ "قدبدت البغضاء من افواھم وما تخفی صدورھم اکبر" یہ ان کی عداوت۔ دین دشمنی اور قہر و غضب ادنی جھلک تھی ورنہ باطن ان جیسے فاسد خیالات سے بھرا پڑا ہے۔

بظاہر سوال پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کے ایک ذمہ دار شخص کو یوں لب کشائی کی جرات کیسے ہوئی اس نے پاکستانی قوم کو کیوں للکارا؟ میرے خیال میں یہ پاکستانی قوم کی غیرت کا آزمائشی مرحلہ تھا اس کا مقصد پاکستانی معاشرہ کے جذبات کا پرکھنا تھا کیونکہ امریکہ نے قریبی ایام میں کئی دفعہ ملک کے ارباب اقتدار کا امتحان لیا اور شاید ملک کی بڑی دونوں جماعتیں یعنی حزب اقتدار اور اختلاف ان کے معیار پر پورا اتر کر کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ گزشتہ حکومت کے دور میں امریکہ نے جب رمزی یوسف مانگا تو حکومت کی پوری مشینری حرکت میں آکر بے چارے رمزی یوسف کو دونوں ہاتھ سے باندھ کر سرکار بہادر کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جب ایمل کانسی کی باری آئی تو موجودہ حکومت نے متوقعہ غنیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سرکار بہادر کو اس اعتماد

دلانے میں کامیابی حاصل کی کہ آقا کے مفادات کے تحفظ میں ہم گزشتہ حکومت سے پیچھے نہیں رہینگے۔ سکواڈرن لیڈر فاروق کا معمہ ابھی تک عقدہ لاحل بنا ہوا ہے۔ پاکستان نے جب امریکی سفارت خانے کے ایک کارندے ایاز بلوچ کو ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث پاکر گرفتار کیا۔ تو امریکہ کو اس پر سخت غصہ آیا اب بھی امریکہ اس پر اصرار کر رہا ہے کہ پاکستانی شہری جسے پاکستان کی سرزمین پر جرم کے بعد گرفتار کیا جا چکا ہے یہ ہمارے حوالہ کیا جائے ہم اس سے حساب کتاب چکا لینگے۔ معلوم نہیں؟ امریکہ کس خود اعتمادی کے سہارے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس کا اپنا قانون ہے۔ آخرکار امریکہ کو اس پر اجارہ داری کا کیا حق حاصل ہے؟ یہی ہماری کمزوریاں تھیں جن کو دیکھتے ہوئے امریکہ قدم بقدم ظالمانہ رویہ اپنایا ہوا ہے۔ کبھی ایٹمی پروگرام کا بہانہ بنا کر امداد بند کرتا ہے۔ بلکہ الٹا ہم سے امداد کے نام پر لی ہوئی رقم پر غاصبانہ قبضہ جما کر بدمعاشی کا مظاہرہ کرے۔ کبھی انتہا پسندی اور ارھابیت کے نام سے ہم پر رعب جمائے اور ہمارے دینی معاملات میں دخل اندازی کرے۔

ایسے فرعون کے بارے میں کسی مسلمان کا نرم رویہ رکھنا خود جرم ہے۔ ایسے شخص کی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیئے۔ آنکھوں میں آنکھ ڈالکر جواب دینا اس کا علاج ہے۔ کیا ایران عراق لیبیا اور سوڈان امریکہ کی ناز برداری کے بغیر عزت کی زندگی نہیں گزار رہے ہیں؟ امریکہ امداد کو ٹھوکر مار کر واپس کرنا چاہیئے۔ رب کائنات پر اعتماد کر کے اور ان مصنوعی دیوتاؤں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیئے۔ وہ دن دور نہیں کہ روس کی طرح یہ بھی ایک دن ٹکڑے ٹکڑے ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ جائیگا۔ اور دنیا کو امریکہ کے مظالم کی خلاصی مل جائیگی لیکن ہر معاملہ کے لئے وقت مقرر ہے۔

"رابرٹ ہوران" کے بیان میں بیس لاکھ کے ڈالر کا سودا کس کے ہاتھ ہوا ہے اور کون سے ذرائع اس میں ملوث ہیں ایسے ملک دشمن اور قوم و ملک کی عزت فروش افراد کو جڑ سے اکھاڑنا ضروری ہے۔ ان کو عبرت آموز سزا دینی چاہیئے ورنہ ایسے لوگوں سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کل پوری قوم کا سودا کرے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

شمس الرحمٰن عفی عنہ

۴۲۲۴

۱۰/۱۸/۱۴۱۸ھ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ گفتگو

عائشہؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد
کسرد کم کان یحدث حدیثا لو حدہ العاد لاحصاہ

(متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز بات نہیں فرماتے
ح تم تیز بولتے ہو۔ آپ جب بات کرتے (تو ٹھہر ٹھہر کر ایسا بولتے کہ) اگر کوئی آپ
گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

بیان، باہمی گفتگو اور اظہار مافی الضمیر سے انسان کی شخصیت پر گہرا اثر مرتب ہوتا
ممکن ہے کسی تحریر یا سنی سنائی باتوں سے انسان کا ایک خاص مقام لوگوں کے ذہنوں میں
ہو۔ لیکن ایک آدھ محفل میں لب کشائی میں کسی بے احتیاطی کے ارتکاب سے یہ اونچا
گر سکتا ہے۔ چنانچہ

وستعرف قدرہ ان فتح فاہ

کھولنے سے حیثیت کھل جاتی ہے۔ انداز بیان کا بہترین معیار یہ ہے۔ کہ مافی
ضمیر کا اظہار آسان اور عام فہم ہو۔ تاکہ سننے والے کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ رہے۔
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں دوسری خوبیاں دیکر انسان کامل بنایا گیا تھا وہاں آپ کا
بیان عام فہم لیکن جاذب اور پر کشش تھا۔ ایک ایک کلمہ سے سنجیدگی اور عقلمندی ٹپکتی
ہر ایک سے اس کے عقل، عرف اور ظرف ذہن کو مدنظر رکھکر گفتگو فرماتے۔ انداز
میں اتنی وضاحت ہوتی کہ اگر کوئی آپ کے کلمات گننا چاہتا تو آسانی سے گن لیتا۔ یہ
نہیں بلکہ نفس الامر میں وحی غیر متلو یعنی احادیث نبوی کا عظیم سرمایہ اس کا بین
ہے۔ کہ صحابہ کرام نے زبان نبوت سے نکلے ہوئے موتیوں کو چن چن کر پرو دیا۔

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمن

سورۃ البقرۃ قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے اور قرآن کی طویل ترین آیت مداینہ بھی اسی سورت کا حصہ ہے۔ اس سورت میں چالیس رکوع ہیں جبکہ 6221 کلمات اور 25500 آیات شمار کی گئی ہیں۔ نزول کے اعتبار سے اگرچہ یہ سورت نمبر پر ہے لیکن ترتیب مصحفی کے اعتبار سے قرآن کی دوسری سورت ہونے کا شرف اس کو حاصل ہے۔ پوری سورت مدنی ہے۔ آیت نمبر 281 "واتقو یوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ماكسبت وهم لا يظلمون" اگرچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے اسی یا نوے دن قبل حجۃ الوداع کے موقعہ پر منی میں اتری لیکن مفسرین کی اصطلاح میں یہ بھی مدنی شمار ہے۔ کیونکہ راجح قول کے مطابق جو آیات ہجرت کے بعد اتری ہیں وہ مدنی کہلاتی ہیں اگرچہ ان کا نزول مدینہ منورہ کے باہر کسی دوسری جگہ یا مکہ مکرمہ میں کیوں ہو۔

سورۃ البقرۃ کے علوم و معارف

طویل ترین سورت ہونے کے ساتھ علوم و معارف کے اعتبار سے بھی یہ سورت پورے قرآن کا خلاصہ سمجھا جاتا ہے چنانچہ امام قرطبی نے ابن العربی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے بعض بزرگوں سے سنا کہ سورت بقرۃ میں ایک ہزار اوامر ایک ہزار نواہی' ایک ہزار حکم' اور ایک ہزار اخبار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ بقرۃ کی جامعیت کو دیکھتے ہوئے بارہ سال اس کے سیکھنے پر لگائے جبکہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ سال کی مدت میں یہ سورت سیکھی۔

جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ سورت یاد ہوتی تو وہ زندگی کا قابل فخر سرمایہ سمجھتے "

اپنے وقت کے نامور شاعر تھے جاہلیت کے دور میں آپ خود شعر گوئی کے
پ کی فصاحت و بلاغت سے بھرے ہوئے اشعار کا لوگوں میں بڑا چرچا تھا۔
شعر سننے کے لئے لوگ ترستے تھے۔ لیکن جب سے آپ کو ایمان کی
ہوئی تو شعر گوئی چھوڑ دی علامہ ابن عبداللہ نے الاسعاب میں لکھا ہے کہ
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ آپ سے شعر پڑھنے کو کہا بید بن ربیعہ نے جواب دیا
اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ بقرۃ اور سورۃ آل عمران کی نعمت نصیب کی ہے اس
مجھ میں شعر پڑھنے کی جرات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کا یہ جواب بہت
پاس سے قبل بید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وظیفہ دو ہزار تھا آپ نے مزید پانچ سو
بڑھا دیئے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد آپ نے صرف ایک
کہا ہے وہ یہ ہے۔

عاتب المرء اللبیب کنفسه　　　والمرء یصلحه الجلیس

صالح نے کہا ہے کہ آپ نے یہ شعر کہا ہے۔

الحمدللہ اذلم یاتنی اجلی　　　حتی لبست من الاسلام سربالا

سورۃ بقرۃ کی فضیلت

قرآن مجید کی ہر سورت بلکہ ہر ایک آیت کی اپنی اپنی فضیلت ہے سورۃ بقرۃ کے
میں ابن کثیر کی حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک چیز کا ایک نمایاں اور اہم حصہ ہوتا ہے بے شک قرآن کا
نمایاں حصہ اور بلندی سورۃ بقرۃ ہے۔ اور اس میں قرآن کی آیتوں کا سردار آیت کرسی

ایک دوسری روایت میں ہے اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک جس گھر
سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان کو داخل ہونے کی جرات نہیں ہوتی۔
امام قرطبی نے حضرت عبداللہ ن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت نقل کی

ہے جس نے سورت بقرۃ کی دس آیتیں رات کو گھر میں تلاوت کیں صبح تک اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو گا اور نہ اس کے خاندان کو رات میں کوئی ناگوار واقعہ پیش آیگا وہ دس آیتیں یہ ہیں کہ ابتدائی چار آیت' آیت الکرسی اور اس کے بعد دو آیت اور آخری تین آیات ہیں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جس کو سورۃ بقرۃ یاد ہوتا۔ یہ اس کا امتیاز اور خوبی شمار ہوتی چانچہ حافظ ابن کثیر کے حوالہ سے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ جہاد کے لئے جماعت بھیج رہے تھے امیر کے انتخاب کیلئے ہر ایک سے قرآن سنا۔ ایک جوان آیا آپؑ نے اس سے پوچھا تمہیں قرآن کا کتنا حصہ یاد ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے فلان فلان حصہ یاد ہے اور سورۃ بقرۃ بھی یاد ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے پاس سورۃ بقرۃ ہے اس نے جواب دیا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم اس جماعت کے امیر ہو۔

سورۃ بقرہ اور فاتحہ کا باہمی ربط

اس میں کوئی شک نہیں کہ ترتیب مصحفی یعنی قرآن کی موجودہ ترتیب میں سورتوں کے یکے بعد دیگرے آنے میں عقل کا کوئی دخل نہیں ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کاتبین وحی اور وحی الٰہی لکھنے پر مامور جماعت نے یکے بعد دیگرے رکھے ۔ لیکن یہ کسی کیف ما اتفق یا بغیر کسی ربط و مناسبت کا مجموعہ نہیں بلکہ ہر سورت کا دوسری سورت کے بعد لانے میں خاص وجوہات اور نکتے کارفرما ہیں یہی نکات سورتوں کے باہمی ربط کا دوسرا نام ہے یہ چونکہ ہر سورت کے لئے مخصوص نہیں اس لئے علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس میں خاص توجیہات کی ہیں ۔

نئی دنیا کی جھلک

سفر نامہ افریقہ

مولانا محمد حسن جان
مولانا ذاکر حسن

قسط نمبر 2

... کاٹل کی طرف روانہ ہوئے جو شہر سے 20 میل دور واقع ہے بحیرہ نیو
بحیرہ نیو ... مربع میل ہے۔ اس کے داخلے کے لئے ایک دروازہ ہے۔ داخلہ فیس فی
12 ... (مقامی کرنسی) ہے۔ اس بحیرہ کے کنارے پر خوبصورت سیرگاہیں ہیں۔ اور
... بھی بنے ہوئے ہیں۔ کافی لوگ یہاں سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔ اس
... ایک عظیم چراگاہ ہے اس چراگاہ میں ہر قسم کے وحشی حیوانات پائے جاتے

... کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے کوکدن، گینڈا، زیبرا، حمار وحشی، نیل گائے
... قسم کے ھرن دیکھیں۔ یہاں سے واپسی پر جناب مولانا مفتی فیاض الرحیم
... کیا۔ شام کو جناب الحاج حبیب اللہ آف صوابی (مانیری) کے ہاں آئے جنہوں
... کا کھانا کھلایا۔ اس کے بعد اسلامیہ ہائی سکول کے جماعت خانے میں تبلیغی
... سے بیان کیا بیان کے بعد علمی مجلس ہوئی رات وہیں گزری جناب الحاج
... صاحب کے ساتھ ناشتہ کیا جہاں سے وہ ہمیں قصاب خانے لے گئے یہاں
... بکری اور خنزیر ذبح ہوتے ہیں۔ یہ قصاب خانہ عام مذبح کی طرح نہیں بلکہ
... فیکٹری ہے اسلئے شہر کے باہر واقع ہے۔ سینکڑوں جانور روزانہ ذبح ہوتے
... ذبح کرنے کا طریقہ بھی دیکھا حیوانات کو ایک لائن میں کھڑا کر کے ایک ایک
... بنایا جاتا ہے جانور جونہی گرتا ہے ایک ملازم تیار کھڑا ہوتا فوراً" جانور کو
... لٹکا کر ذبح کر دیتا ہے۔ اور پھر مشینوں کے ذریعے ان کی کھال اتار کر
... خانوں میں سٹور کر دیا جاتا ہے۔ دنبے اور خنزیر کو بجلی کے جھٹکے کیساتھ بے
... ہے دنبے کو تو ذبح کر دیتے ہیں لیکن خنزیر سے بلا ذبح فوراً" کھال اتار لی
... سے تقریباً" دس بجے مہتمم صاحب کی گاڑی میں جمع تین دیگر اساتذہ
... ہیڈ کی طرف روانہ ہوئے ظہر سے قبل پہنچ گئے۔ یہاں شہر سے باہر پچاس

ایکڑ پر پھیلا ہوا ایک مدرسہ اور خوبصورت مسجد ہے۔ یہ آبادی حسن و جمال مناظر اور
رعنائی میں بے مثال ہے۔ شہر کی آبادی تقریباً" (30) ہزار ہے۔ ظہر کے بعد مدرسہ کے
مہتمم جناب مولانا حافظ اسماعیل کتراؤ کے یہاں کھانا کھایا۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد عصر سے قبل ڈھنڈی روانہ ہو گئے جو تقریباً" 70 کلو
میٹر کے فاصلے پر ہے عصر کی نماز میں پہنچ گئے میاں مسلمانوں کے 25 گھر اور ایک
خوبصورت جامع مسجد ہے شہر کی آبادی 23 ہزار ہے اکثریت عیسائیوں اور ہندوؤں کی
اور مسلمان بہت کم ہیں عصر کی نماز کے بعد وہ جگہ دیکھی جو ہونے والے تبلیغی اجتماع
کے لئے تیار کی گئی تھی۔ مغرب کی نماز کے بعد مہتمم صاحب کے ایک دوست نے کھانا
کھلایا اور عشاء کے بعد اردو زبان میں نماز کی حقیقت، فوائد، شروط صحت اور فضائل پر
خطاب کیا بیان سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ نیو کاسل واپس چلے آئے۔

اگلے دن جناب مولانا اسماعیل عبدالرزاق اور مولانا سلیم صاحب نے مجھے لیجانے
کے لئے تشریف لے آئے۔ ان حضرات کے ساتھ لیڈی سمھ شہر کی طرف روانہ ہو گئے
جو نیو کاسل کے مشرقی جانب پر سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ سارا راستہ بڑا صاف
ستھرا اور بہترین قدرتی مناظر پر مشتمل تھا۔ راستے میں بہت سارے لہلہاتے کھیت اور سبزہ
زار دیکھنے میں آئے۔ ایک گھنٹہ سفر طے کرنے کے بعد لیڈی سمھ پہنچ گئے قدرے
آرام کیا اور ایک چھوٹے سے مدرسہ کا معائنہ کیا جو کالے بچوں کے ساتھ مختص ہے
مولانا اسماعیل عبدالرزاق کا مکان مدرسہ کے بالکل قریب ہے بچوں نے تلاوت
اور تقریریں سنائی اس کے بعد میرا عربی زبان میں بیان ہوا جس کا مولانا اسماعیل صاحب
نے انگریزی میں ترجمہ سنایا۔ مغرب کی نماز ایک عالی شان مسجد میں ادا کرنے کا اتفاق ہوا
یہاں دارالفرقان کے نام سے ایک اعلیٰ بلڈنگ کی شکل میں مدرسہ چل رہا ہے۔ یہاں بھی
میری تقریر رکھی گئی اس میں مسلمانوں مردوں کی کثیر تعداد کے علاوہ مسجد کے بالائی حصہ
میں خواتین بھی تقریر سننے آئیں تھیں۔

ہندوستانی ہونے کے ناطے اردو تقریر کو سمجھ سکتے تھے۔ تقریر کا موضوع فضائل
قرآن اور حقوق نسواں' مولانا اسماعیل صاحب نے آخر میں انگریزی زبان میں اس کا
خلاصہ سنایا پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کی شکل میں ایک علمی مذاکرہ عربی زبان

کی نماز پڑھ کر مولانا موصوف کے گھر پر آ گئے۔ اسی شہر کے اردگرد چھوٹے
ہاڑ ہیں۔ پورا شہر پھلوں اور پھولوں میں گھرا ہوا ہے۔ آبادی تقریباً" 25 ہزار
قسم کی مساجد ہیں 2 جماعت خانے ہیں مسلمانوں کی تعداد 5 ہزار ہے ان کا
سب خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ مساجد، گھر اور مارکیٹیں عمدہ طرز پر
ایسی تعمیر سعودی عرب کے علاوہ کہیں نہیں دیکھی یہ مساجد عام لوگوں کے
نا ہیں۔ علماء کرام کے مکانات بھی شاندار اور شاہانہ ہیں۔ جدید تقاضوں کے
ہیں۔ ایسے مکانات ہمارے ہاں بڑے بڑے جاگیرداروں اور خوائین کے بھی
ہر گھر میں ایک یا دو کالی خادمائیں ہوتی ہیں۔ مسلمان عورتیں تو پردہ کرتی ہیں
ہیں بالکل بے حجاب اور مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ دکانوں اور پیٹرول پمپوں
کام کرتی ہیں۔ کھانا، پینا، گھومنا، کھیتوں میں کام، اور ملازمت وغیرہ میں مردوں
عورتوں کا اختلاف رہتا ہے جمعہ کے دن اسکاٹ سے دو اساتذہ ہمارے پاس آئے
ڑھے بارہ بجے ان کے ساتھ اسکاٹ روانہ ہو گئے اسکاٹ لیڈی سمتھ سے 60 کلو
کی جانب واقع ہے ظہر کے وقت وہاں پہنچ گئے۔ مفتی ابراھیم محمد حسین اور
ذہ کرام استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ کھانا کھایا قدرے آرام کیا عصر کے وقت
صراط الحق اسلامیہ سکول گئے یہاں جلسہ تقسیم اسناد انعامات کا پروگرام تھا۔ چھ
شروع ہوئی مغرب کی نماز کے بعد تین موضوعات (1) علوم دینیہ اور دنیویہ
(2) عقل راھمائی سے عاجز ہے (3) اسلام میں حقوق نسواں پر میری مسلسل دو
ہوئی تقریر اردو میں تھی مفتی ابراھیم صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کیا، بعض
اردو تقریر سمجھ رہے تھے لیکن عام لوگ اور خواتین اردو نہیں سمجھ رہی
ہر کی آبادی 20 ہزار ہے جس میں چالیس فیصد مسلمان ہیں دو مساجد 3 جماعت
مندر اور ایک گرجہ ہے اسی میں 30 اساتذہ ہیں پندرہ دینیات کے اور پندرہ
م پڑھاتے ہیں اس سکول کو مسلمانوں کی ایک کمیٹی چلاتی ہے۔ تقریباً" چالیس
اصلے سے طلباء اور طالبات اس میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ لڑکوں اور
لئے الگ الگ انتظامات ہیں۔

Scanned with CamScanner

سودی معیشت کا بنیادی واہم کردار بنک

مولانا ذاکر حسن نعمانی

بنک ایک ایسا ادارہ ہے جس میں لوگ اپنی بچتیں امانت کے نام سے خاص شرح سود پر جمع کرتے ہیں بنک یہ امانتیں تاجروں، صنعت کاروں اور دوسرے ضرورت مند افراد کو آگے شرح سود پر دیتا ہے۔ بنک امانت داروں کو اصل زر کے علاوہ جو سود دیتا ہے اس کی شرح اس سود سے کم ہوتی ہے جو بنک اپنے قرضداروں سے وصول کرتا ہے۔ اس طرح بنک کافی نفع کماتا ہے۔ بنک جب کسی کو سود پر رقم دیتا ہے تو فیصد مقرر کرنے میں کرنسی کی آئے دن گرتی ہوئی قیمت کو خاص طور پر ملحوظ رکھتا ہے گویا بنک ایک ہوشیار بنیا ہے۔ مشہور ہے کہ بنیسے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے۔ اگر بنک کرنسی کی گرتی ہوئی قیمت سے صرف نظر کر لے تو اگرچہ سود کی وجہ سے زیادہ رقم حاصل کر لے گا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ مہنگائی کی وجہ سے خسارہ میں پڑ جائے۔

لفظ بنک کی تحقیق بنک کا لفظ پہلی مرتبہ اٹلی میں مستعمل ہوا۔ بارھویں صدی کے وسط میں اٹلی جنگ کی وجہ سے شدید مالی بحران کا شکار تھا۔ اس مالی بحران سے نکلنے کے لئے 5 فیصد شرح سود پر عوام کے لئے جبری قرضے کا اجراء کیا گیا ان قرضوں کو (COMPARA) کہا جاتا تھا۔ جرمنی میں بنک کہلایا۔ لفظ بنک اسی سے لیا گیا ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ بنک لفظ BANCO سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی بینچ (BANCH) کے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اٹلی کے مہاجن اور ساہوکار کاروباری علاقوں میں بینچ پر بیٹھ کر یہ کاروبار چلاتے تھے۔ (مبادیات بنکاری ص ۱۱)

بنک کی تعریف ہر شخص کمپنی یا قوم جو اپنے نام سے بنک یا بینکر یا بینکنگ موسوم کرتا ہے اور جو لوگوں سے رقوم جمع کھاتوں پر قبول کرتا ہے۔ دیگر تعریفات بھی ہیں۔ لیکن ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ بنک بنیادی طور پر ایک ایسا کاروباری ادارہ ہے۔ جو رقوم لینے اور دینے کا کام کرتا ہے کم شرح سود پر لیتا ہے اور زیادہ شرح سود

ر درمیانی نفع سے ادارہ چلاتا ہے بنک کی دیگر خدمات بھی ہیں۔ جس کی وجہ سے
ی کی قسمیں وجود میں آگئیں۔

تاریخ نظام زر میں جب سکوں کا دور آیا تو لوگ صرافوں کے پاس چاندی
نے کے سکے بطور امانت رکھ کر اس سے یادداشت کے لئے رسید حاصل کر لیتے
ضرورت رسید پیش کر کے اپنا سونا چاندی واپس کر لیتے تھے۔ آہستہ آہستہ
ت کے ذریعے خرید و فروخت شروع ہو گئی صرافوں نے لوگوں کے سکے دوسروں
دوں شروع کر دیئے یہ گویا نظام بنکاری کی طرف اولین قدم تھا۔ بارھویں صدی
ں دینا بلن اور جینوا میں پہلی بار بنک قائم ہوا۔ سب سے پہلا عوامی بنک 1586ء
یں میں قائم ہوا۔ برصغیر میں بینکاری کی بنیاد کلکتہ میں پڑی یورپین بنکاروں نے
ہندوستان کے نام سے بنک بنایا۔

کاری میں دلچسپی کی وجہ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ بنک بنیادی طور
مالی ادارہ ہے جس میں زیادہ تر لین دین رقوم کا ہے۔ اور سودی حساب کتاب
سان ہے۔ کیونکہ جو بنک میں امانت رکھتا ہے اس کی رقم محفوظ ہونے کے ساتھ
ضافی رقم بھی اس کو ملتی ہے بنک میں رقم جمع کرنے والے کو نہ تو اصل زر کے
نے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور نہ نقصان کا اس کو ہر صورت میں متعین نفع (سود) ملتا
یا آدمی اپنے تئیں خوب مطمئن ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے اکثریت آج کل ایسا
ہے۔ اصل رقم بنک میں جمع پڑی رہتی ہے بنک سے وقتاً فوقتاً سود حاصل
پنا بسر اوقات کرتا ہے۔

دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اور نہ کبھی جسمانی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔
تمام کاروباروں میں آمدن کے یہ دو بڑے ذرائع ہیں۔ کوئی ذہنی محنت کر کے کما
کوئی جسمانی مشقت سے مال کماتا ہے جبکہ نظام بنکاری میں ہی دونوں ذرائع بالکل
بلکہ ایک بچہ بنک کے ذریعے خوب کمائی کر سکتا ہے۔ اگر کسی بچے کا اکاؤنٹ
کھول دیا جائے تو اس کو برابر نفع ملتا رہے گا۔ حالانکہ ایک سال کے بچے کے
یا یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بھی مال کما سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں
ر تجارت میں بچہ اور پاگل تو سرے سے حصہ نہیں لے سکتے۔ اور عاقل بالغ کو

ذہنی اور جسمانی تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور نقصان کا احتمال بھی ہوتا ہے
لیکن اللہ کی رضا اور برکت اسی اسلامی طرز تجارت میں ہے بنکاری کے علاوہ ساری دنیا
کاروبار کے اندر مشغول ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کاروباری لحاظ سے دیوالیہ
ہوئے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ بنک اشتہارات کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو سبز باغ
دکھا کر ان کے خون پسنہ کی بچتیں بٹورتے ہیں۔ دین سے ناواقف لوگ اس کو چمکتا ہوا
سونا سمجھ کر اپنی بچتیں بنکوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ وہاں سے بڑے بڑے مگرمچھ
رقوم قرض کی شکل میں نکال کر بڑے بڑے سرمایہ دار بن جاتے ہیں۔ پھر مشکل سے
کوئی سرمایہ دار بنک کو قرضہ واپس کرتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ قرض لی ہوئی رقم
کے ساتھ جو کچھ اپنی کسی صنعت میں پیدا کیا ہے اس کی قیمت میں سب سے اول بنک کو
دیا جانے والا سود جمع کریں گے۔ اور پیداواری اشیاء میں اچھی کوالٹی کا خیال بھی نہیں
رکھتے۔ اسطرح وہ غریب آدمی جس نے اپنی بچت بنک میں رکھی تھی اس کو 10 روپے کی
چیز پندرہ روپے میں ملتی ہے۔ بنک کی طرف سے اس غریب کو سود کی جو شرح ملتی ہے
اس سے کئی گنا زیادہ سرمایہ دار اس سے اپنی تیار کردہ اشیاء کے فروخت کے وقت حاصل
کر لیتا ہے۔ اس نقصان کا غریب آدمی کو احساس تک نہیں ہوتا۔ کئی سرمایہ دار ایسے ہیں
کہ بڑی بڑی فیکٹریاں نصب کرتے ہیں لیکن اپنی جیب سے ایک پائی بھی خرچ نہیں
کرتے۔ عالیشان کوٹھیوں اور لمبی لمبی کاروں میں ان غریب لوگوں کے سامنے دندناتے
پھرتے ہیں۔ اور یہ سادہ لوح غریب ان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر دل میں کہتے ہیں
کہ ان پر اللہ نے کتنا فضل کیا ہے۔ اور وہ سرمایہ دار بھی کوٹھی پر جلی حروف میں لکھتے
ہیں کہ ھذا من فضل ربی نظام بنکاری کا زیادہ تر فائدہ ان سرمایہ داروں کو ملتا
ہے جو اگرچہ یہ حرام ہے انہی لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ موجودہ نظام بنکاری اسی طرح
قائم رہنا چاہیے بلکہ بعض بدبخت تو سود کے جواز میں مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں۔

انشورنس

موجودہ بنکاری نظام بنکاری نے ایک اور سودی نظام کو جنم دیا ہے جیسا کہ سب کو
معلوم ہے کہ بنک سے جب کوئی سودی قرضہ لیتا ہے تو بنک اس کے نفع و نقصان کا

Scanned with CamScanner

نہیں ہونا۔ چاہیئے کوئی کم نفع کمائے یا زیادہ بنک کو اپنا سود ہر حال میں واپس کرے وئی بنک والوں کے سامنے ہزار مرتبہ روئے لیکن رونا بے کار ہے کیونکہ بنک کا کاروباری نقصان کے ساتھ کیا واسطہ۔ نقصان تو قرض لینے والے نے خود کیا ے بنک اس کے کاروبار میں کوئی حصہ نہیں۔ ایسی صورت میں موہوم یا یقینی نقصان دنیہ کے لئے انشورنس (بیمہ) کمپنی وجود میں آگئی اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آدمی نقصان کو خاطر میں لائے بغیر بے دھڑک بنک سے سودی قرضہ حاصل کر لے اور کسی بیمہ کمپنی کے ساتھ بیمہ معاہدہ کر لے نقصان کی صورت میں بیمہ کمپنی اس کی مدد ے گی یہ بیمہ کمپنی ایک الگ سود اور جوابازی کا کاروبار ہے۔ اس طرح ایک نہ ختم والا سودی سلسلہ چل پڑتا ہے۔

جس طرح سود کے وکلاء اس نظام کو دن رات تقویت دینے کی راستہ ہیں۔ اس طرح الحمدللہ دیندار طبقہ اس نظام کو بدلنے کی فکر میں ہے کہ بنک سے نظام کا مکمل خاتمہ ہو جائے یہ دیندار طبقہ اس کو بلا سود بنکاری کا نام دیتا ہے۔ ے اول تو بنک کا نام بدلنا ضروری ہے۔ کیونکہ بظاہر بلا سود بنکاری کے نام میں د تناقض نظر آتا ہے۔ اگرچہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ نام بنک ہو لیکن اندر کا نظام ی ہو۔ لیکن ظاہری نام کی طرف اگر دیکھا جائے تو بلا سود کا مطلب ہے کہ غیر ور بنکاری سے سودی نظام کی طرف اشارہ ہے کیونکہ بنکاری نظام ہی سودی نظام کا بڑا اثر ہوتا ہے اسلئے اگر بلا سود بنکاری کی جگہ اس کا نام اسلامی ادارہ فروغ رکھ دیا جائے تو بہت مفید ہو گا۔ پھر بنکوں کی جو اقسام ہیں ان کے نام بھی بدل یں مثلاً" زرعی بنک کو زرعی ادارہ کہیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ جس طرح سود سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سود کا نام نفع رکھ دیا ایک بنک کا نام مسلم کمرشل رکھ کا معنی ہے مسلمان تجارتی بنک۔ دین سے نابلد مسلمان سمجھتا ہے کہ شاید سود تجارتی ادارہ ہے لیکن اندر کے سارے معاملات سودی ہوتے ہیں لہٰذا اگر کسی معاملات شریعت کے مطابق ہیں تو اس ادارہ کا نام بھی اسلامی ہونا چاہیئے لیکن ر برعکس ہے۔ کبھی ادارہ کا نام اسلامی ہوتا ہے اور کاروبار سودی مثلاً" مسلم ک۔

لطیفہ ایک غیر مسلم نے کسی مسلمان سے کہا کہ شراب کا کاروبار شروع کریں۔ مسلمان نے کہا کہ یہ کاروبار حرام ہے۔ غیر مسلم نے کہا کہ نام مسلم وائن شاپ رکھ دو۔ جس کا مطلب ہے مسلمان شراب دکان۔ مسلمان نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ تو غیر مسلم نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ نام مسلم کمرشل بنک ہو (یعنی مسلم تجارتی ادارہ) اور معاملات سودی ہوں۔

نام کا اثر بنک کا نام بدلنے کی تجویز اس لئے دی جا رہی ہے کہ نام کا بڑا نفسیاتی اثر ہوتا ہے دنیا بھر میں بچے مختلف پیشوں اور صنعتوں کے اندر اپنی خوشی سے مصروف عمل ہیں۔ لیکن یورپ نے مسلمانوں کی صنعت کو تباہ کرنے کے لئے اس کا نام چائلڈ لیبر رکھ دیا۔ اس عنوان کو سنتے ہی انسان کا ذہن جبری مشقت اور بیگار کی طرف چلا جاتا ہے۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کا دل موم ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ تو بڑی زیادتی ہے حالانکہ اس کا حقیقت کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ان صنعتوں میں اکثریت ان بچوں کی ہے جو خوشی سے کام کرتے ہیں اور فن سیکھ رہے ہیں۔ اور فن کو فروغ دے رہے ہیں۔

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمن

اولاد کے بارے میں مورث کی زندگی میں کیے ہوئے تصرفات کی شرعی حیثیت

…ق الف کا بیان

…ب اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور جو بتاریخ 26 جون 1990ء کو رحلت فرما گئے تھے۔
…نے پیچھے مندرجہ ذیل ورثاء اور جائیداد چھوڑ گئے تھے۔

…ورثاء:

…بیوہ	وفات بتاریخ 11 اپریل 1996ء
…ثناء اللہ خان (لڑکا)	وفات بتاریخ 19 جون 1995ء
…برکت اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم امریکہ
…انعام اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم پشاور
…عزیز اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم غزنی خیل ضلع لکی مروت
…ولی اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم امریکہ
…راشد اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم پشاور
…عارف اللہ خان (لڑکا)	زندہ حال مقیم بنوں شہر
…بی بی عائشہ (لڑکی)	زندہ حال مقیم غزنی خیل ضلع لکی مروت
…10۔ شرف النساء (لڑکی)	زندہ حال مقیم پشاور

…ب) جائیداد (1) زرعی زمین۔

ضلع بنوں اور ضلع لکی مروت میں مختلف دیہاتوں میں واقع ہے اس جائیداد میں قریباً تمام ورثاء کے نام درج ہیں اس جائیداد کے متعلق ورثاء میں کوئی اختلاف نہیں ورثاء اسلامی قوانین حنفی مسلک کی رو سے جائیداد کی تقسیم کے متعلق متفق ہیں۔

(2) یک عدد پختہ مکان :

یہ مکان بنوں شہر میں واقع ہے اور باعث تنازعہ ہے اندازتاً" اس کی قیمت زرعی جائداد کی قیمت کے ایک تہائی یا نصف یا اس کے درمیان ہو سکتی ہے فتویٰ اسی مکان کے سلسلے میں صادر کرنے کی گزارش کی جاتی ہے۔

مقاصد فتویٰ - سب ورثاء مندرجہ ذیل باتوں پر متفق ہیں۔

(1) فتویٰ اسلامی قوانین اور حقوق وراثت کے مطابق ہو رضائے الٰہی فتوے کا اساس ہو۔

(2) حبیب اللہ خان مرحوم و مغفور کی روح کو فیصلے یا فتویٰ سے اطمینان ہو۔

(3) اگر مرحوم و مغفور سے کوئی شرعی غلطی سرزد ہوئی ہو تو فیصلہ یا فتویٰ کو عملی جامہ پہنانے سے اس غلطی کا کفارہ یا تدارک ہو سکے۔

(4) مرحوم و مغفور نے متنازعہ مکان اپنے صرف دو بیٹوں (راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان) کے نام منتقل کیا ہے اگر مرحوم و مغفور کا یہ فیصلہ غیر اسلامی ہو تو تمام اولاد بشمول راشد اللہ خان و عارف اللہ خان اس بات پر متفق ہیں کہ فیصلے میں تبدیلی لا کر مکان میں سب کو حصہ دار بنایا جائے۔

متنازعہ مکان کی مختصر تاریخ :- سال 1969ء میں مرحوم و مغفور نے یہ مکان اپنے سب سے چھوٹے دو نابالغ لڑکوں (راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان) کے نام منتقل (ٹرانسفر) کر دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس وقت دیگر نارینہ اولاد بالغ تھی بالغ اولاد کو یا تو تعلیم مکمل کروا دی گئی تھی یا جو تعلیمی کمزوریوں کے باعث تعلیم حاصل نہ کر سکے ان کی کاروبار میں مدد کی گئی تھی۔ لیکن سب سے چھوٹے دو لڑکوں (راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان) کی تعلیم وغیرہ مسئلہ کے متعلق مرحوم کافی فکر مند ہو گئے تھے چونکہ ان کی (یعنی مرحوم کی) صحت بھی چنداں اچھی نہ تھی۔

اس لئے موت کی فکر کی وجہ سے مکان مذکورہ نابالغ لڑکوں کے نام منتقل کیا۔ پھر

Scanned with CamScanner

...لی کے فضل و کرم سے راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان
...میں جوان ہوئے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے راشد اللہ خان والد صاحب کی حیات
...ی اور وہ محکمہ مواصلات و تعمیرات صوبہ سرحد میں بطور سب ڈویژنل آفیسر متعین ہو
...عارف اللہ خان دوران کالج تعلیم آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے چنانچہ ڈاکٹروں
...کے مشورہ سے انہیں تعلیم ترک کرنی پڑی۔ مرحوم و مغفور کی مالی مدد سے ان کے لئے
...آباد میں دو کنال پلاٹ خریدا گیا۔ کتابوں کی ایک دوکان کھولنے میں بھی مدد کی گئی
...دونوں لڑکوں (راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان) کو والد صاحب کی زندگی ہی میں رشتہ
...ازدواج میں منسلک کیا گیا اور ان کی حسب توفیق مدد کی گئی۔

جب دونوں لڑکوں (راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان) ہر لحاظ سے اپنے پاؤں پر
...کھڑے ہو گئے تو دیگر لڑکوں اور لڑکیوں نے بھی مرحوم و مغفور سے مکان میں حصہ دار
...بننے کی خواہشات ظاہر کیں گلے شکوے بھی ہوتے رہے۔ مرحوم و مغفور کو بھی اس بات
...شدت سے احساس پیدا ہوا کہ چونکہ سب اولاد ہی تابع دار اور فرمانبردار ہے۔ اس
...لئے جائیداد کی تقسیم میں انصاف کیا جائے۔ وقتاً فوقتاً اس نے اولاد کے ساتھ مکان
...وارہ کے متعلق زبانی باتیں کیں۔ لیکن پھر بھی مرحوم و مغفور مکان کے متعلق فیصلے میں
...تبدیلی نہ لا سکے جس کی کئی وجوہات ہیں۔

...وجوہات (۱) وہ آخری دس بارہ سال شدید بیمار رہے کمر کی تکلیف نے اسے بستر پر
...ے رکھا

...) سرکاری کاغذات میں دوبارہ تبدیلی ناممکن تھی۔

...) وہ ساری عمر اور بیماری کے دوران بنوں میں اپنے متنازعہ مکان میں قیام پذیر رہے اور
...ی مکان میں اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے مسمیان ثناء اللہ خان اور عارف اللہ خان
...ع نیملیز بھی رہتے رہے۔ ثناء اللہ خان سے مرحوم و مغفور کی کچھ ناراضگی تھی۔ لیکن
...ف اللہ خان کے زیادہ زیر اثر رہے۔ دیگر اولاد بنوں سے باہر مختلف مقامات پر بسلسلہ
...متوں وغیرہ قیام کرتے رہے۔ دیگر اولاد کبھی کبھار بنوں آکر ایسی گفتگو کرنا پسند نہ کرتی
...بیمار والد کی صحت پر اثر انداز ہوتی یہ اور بات ہے کہ بر سبیل تذکرہ گلے شکوے بھی
...جاتے۔

(4) سب سے اہم وجہ یہ بھی تھی کہ مرحوم و مغفور کے دل میں بعض حضرات خصوصاً عارف اللہ خان کے احباب نے یہ بات ڈال دی تھی۔ کہ مکان کے متعلق وصیت میں تبدیلی سے اللہ ناراض ہو گا اس سلسلے میں اس نے دوبار مولوی صاحب کو بھی بلایا لیکن کم علمی کے باعث اسے تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔

اہم نقطہ:- ایک اہم نقطہ جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان والد صاحب کی ہی زندگی میں پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد کوئی معقول وجہ پیش نہیں کر سکے کہ آخر وہ دونوں ہی مکان مذکورہ کے مالک کیوں بن جائیں اور باقی بہن بھائیوں کو اس جائیداد سے کیوں محروم کیا جائے۔

اب فتویٰ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ہی کیا جائے۔

اسلامی قانون وراثت کا تفصیلاً" ذکر سورہ نساء میں موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اور جس کی پابندی لازمی ہے۔ قانون وراثت ملنے کے بعد وصیت کی اہمیت ختم ہوئی۔ قانون وراثت ہی اصلی نظام عدل ہے۔

اقتباسات از تفاسیر القرآن:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وصیت میں کسی کو ضرر و نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے (ابن ابی حاتم) ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 552

حدیث شریف میں .سند صحیح آ چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق پہنچایا ہے اب وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 552)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص ستر سال تک نیکی کرتا ہے پھر وصیت کے وقت ظلم و ستم کرتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنمی بن جاتا ہے اور ایک شخص ستر سال تک برائی کرتا رہتا ہے پھر اپنی وصیت میں عدل کرتا ہے تو اس کا خاتمہ بہتر ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے پھر اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس آیت کو پڑھو تلک حدود اللہ سے

... مہین تک سنن ابی داؤد کے "باب الاضرار فی الوصیۃ" میں ہے رسول
... فرماتے ہیں کہ ایک مرد یا عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال تک
... ہیں پھر موت کے وقت وصیت میں ضرر و نقصان پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے
... ہو جاتی ہے۔

... ابن کثیر جلد اول صفحہ 552)

رسول اللہ ﷺ نے ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرام
... جۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

... اللہ اعطی لکل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث

... جہ الترمذی و قال ھذا" حدیث حسن صحیح

... نے ہر ایک حق والے کو اس کا حق خود دیدیا ہے اس لئے اب کسی وارث کے
... یت جائز نہیں۔
... یث میں بروایت ابن عباس یہ الفاظ بھی منقول ہیں۔

... وصیۃ لوارث الا ان تبخیزہ الوارثتہ

... وارث کے لے وصیت اس وقت تک جائز نہیں جب تک باقی سب وارث اجازت
... یں۔

معارف القرآن جلد اول صفحہ 440)

ظاہر ہے کہ حجۃ الوداع کے سب سے بڑے اجتماع میں ایک لاکھ سے زائد صحابہ
... کے سامنے اس کا اعلان فرمانا اور اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت نے یہ واضح کر
... کہ یہ حدیث ان حضرات کے نزدیک قطعی الثبوت ہے۔
... : تفصیل مذکور سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ اب رشتہ داروں کے حصے قرآن کریم
... خود مقرر فرمائے ہیں۔ ان کے لئے اب وصیت واجب نہیں بلکہ بدون اجازت
... وارثوں کے جائز بھی نہیں البتہ جو رشتہ دار شرعی وارث نہیں ان کے لئے
... کرنے کی اجازت ایک تہائی مال تک ہے۔ (اقتباس از تفہیم القرآن حصہ اول صفحہ

... اقتباس از ضیاء القرآن جلد اول مفسر پیر کرم شاہ الازہری
صفحہ 122)

قسم کی وصیت کرنے کا کسی طور کوئی شرعی حق حاصل نہیں تھا۔ اور اب اگر ان مذکورہ مکانات کو متروکہ وراثت میں شامل کر کے اسے برابر حصوں میں تقسیم نہ کیا گیا تو والد مرحوم کو گناہ ہو گا۔ جبکہ دیگر تمام ورثاء والد محترم کے اس فیصلہ و اقدام کو نہ صرف بہ سرو چشم تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ مذکورہ مکانات متروکہ وراثت میں قطعاً شامل نہیں ہیں۔ یہ مکانات مسمی راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان کی والد مرحوم کی طرف سے اپنی زندگی میں عطا کردہ بلا شرکت غیر ذاتی جائیداد ہے۔ اس لئے والد مرحوم کی متروکہ مندرجہ بالا حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ مندرجہ ذیل سوالات کا قرآن و حدیث نبویؐ کی روشنی میں حل نکالنے کی درخواست ہے۔

ا۔ آیا مذکورہ مکانات والد مرحوم کی متروکہ وراثت میں آتے ہیں؟

ب۔ آیا والد مرحوم ان مکانات کو مسمی راشد اللہ خان و عارف اللہ خان کو اپنی زندگی میں دینے کا مجاز تھا۔ اور ایسا کرنے پر وہ گنہگار ہوا یا نہیں؟

سائلان

(1) راشد اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

(2) عارف اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

الجواب و باللہ التوفیق

طرفین کے محررہ بیانات سے چند امور سامنے آتے ہیں۔

(ا) حبیب اللہ خان مرحوم (متوفی 1990ء) نے اپنی زندگی کی حالت صحت و بقاء ہوش و حواس میں اپنا مکان واقع شہر بنوں اپنے دو بیٹوں راشد اللہ خان اور عارف اللہ خان کو زبانی اور تحریری طور پر ھبہ کرکے تملیک کرایا ہے۔

(ب) موصوف نے ھبہ کا تصرف کرکے بیوہ چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں میں حصہ رسدگی سے محروم رکھا اب اگر یہ ھبہ نہ ہوتا تو موت پر ہر ایک کو حصہ مل سکتا تھا۔

(ج) مرحوم نے ھبہ کرتے وقت مذکورہ دونوں بیٹوں کی ناتوانی اور تعلیمی میدان میں

Scanned with CamScanner

منصر نظر رکھ کر ہبہ کرایا جبکہ بقیہ اولاد برسرروزگار تھے۔ اور بڑے تھے اس
منکور کے حصہ رسدگی میں مناسب نہ سمجھا۔

مکان میں مذکورہ دونوں بیٹوں کینام مکان کی تملیک کراکر 1996ء تک
نے (1969ء) تک زندہ رہے۔ اس طویل مدت میں زبانی تذکرہ کے علاوہ
ل کی طویل مدت کے رجوع میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا تاکہ موصوف بمعہ بچوں کے
متوقع خطرات (جن کے پیش نظر موصوف نے مکان کا ہبہ کرایا تھا) ختم
مکان ان میں واپس لیکر دوسرے تمام اولاد کیلئے ترکہ چھوڑ کر قاعدہ
تقسیم کرنے کا موقعہ دے سکے۔

نظر رکھتے ہوئے شرعی نقطہ نظر سے یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ پسماندہ
میں میراث پر قناعت نہ کرتے ہوئے دو طریقے اپنائے جاتے ہیں۔

ورثاء میں سے کسی ایک کیلئے اضافی حصہ کی جاتی ہے کہ میرے مرنے کے
حصہ رسدگی کے علاوہ فلاں بیٹے کو اتنا اضافی حصہ دیا جائے۔
مطہرہ میں وصیت کے نام سے موسوم ہے۔ میراث میں حصص کے

اگر کوئی شخص ایسا قدم اٹھائے تو اس کو کوئی اعتبار نہیں۔ حضرت
خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

الحدیث

لوارث

وصیت نافذ نہیں۔

شخص حالت صحت و بقاء ہوش میں کوئی ایسا قدم اٹھائے کہ اپنی مملوکہ
زی طور پر کسی ایک بیٹے کو دیکر تملیک کرائے اور قبضہ دیدے تو اس
ے یاد کیا جاتا ہے۔

کی مالک کو اپنی مملوکہ جائیداد میں ایسے تصرفات کرنے کا حق حاصل
ے اس پر پابندی نہیں۔ اور نہ کسی شخص کے ایسے مالکانہ تصرفات کو
سکتا ہے۔

ت میں ہوش و حواس کے ہوتے ہوئے کوئی ایسا قدم اٹھائے تو موہوب
ن کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ واہب کو خود اس میں

Scanned with CamScanner

آئندہ کسی قسم کے تصرف کرنے کا حق باقی نہیں رہتا۔

لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے اقدام سے واھب کے اعمال پر اس کا اثر پڑتا ہے یا نہیں۔ اگر ایسا کوئی شخص بغیر کسی معقول وجہ کے کسی ایک وارث سے ترجیحی سلوک کر کے دوسرے ورثاء کی حق تلفی کا سبب بنے تو بلا وجہ کسی وارث کو جائیداد سے محروم رکھنے کی وجہ سے اس کو ظلم کہا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ایک شخص ایک دفعہ ایسے معاملہ کے بارے میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور اپنے ایک بیٹے کیلئے کئے ہوئے تصرفات پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنانا چاہا آپ نے فرمایا میں ایسے ظالمانہ اقدام پر گواہ بنے کیلئے نہیں ہوں کسی دوسرے شخص کو اس پر گواہ بناؤ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت یوں کی ہے۔

عن انعمان بن بشیر قال انطلق بی ابی یحملنی الی رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ اشھدنی قدنحلت النعمان کذا و کذا من مالی فقال او کل بنیک قدنحلت قال لا قال فاشهد علی ھذا غیری ثم قال الیسرک ان یکونی الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا

صحیح مسلم ج 2

اس کے باوجود کہ واھب کسی معقول عذر کے بغیر ترجیحی سلوک سے گنہگار ہوگا لیکن اس کے اقدام کو اس کی زندگی یا موت کے بعد چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے۔ فقہی ایسے تصرفات اپنی جگہ نافذ متصور ہونگے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ خود اس معاملہ پر گواہ نہ بنے لیکن دوسرے کو گواہ بنانے کی اجازت دینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تصرف اپنی جگہ نافذ ہے۔

چنانچہ فتاوی ھندیہ میں ہے۔

رجل و ھب فی صحتہ کل المال للولد جاز فی القضاء و یکون آثما فیما صنع ج 4 / 391

...نہیں ...ترجیحی سلوک کیلئے کوئی معقول وجہ موجود ہو تو پھر ایسے مالکانہ تصرفات
...لانے سے واہب گناہ گار نہیں ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی کار خیر کے لئے
...موجب اجر ثابت ہو۔

...لحنفی فرماتے ہیں۔

...خانیته لا باس بتفضیل بعض الا ولا و فی المحبته لا نها
...قلب و کنافی العطایا ان لم یقصد به الاضرار

(ھامش ردالمحتار ج 531/2)

...مسئولہ میں حبیب اللہ مرحوم نے جب اصل بیان فریقین جب دو بچوں کی تعلیمی
...کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے ترجیحی سلوک کرکے ان کو گھر دیدیا گیا تو یہ اقدام
...دائرہ میں نہیں آتا کم فی الھندیته :-

...الولد مشغولاً" بالعلم لا یالکسب فلا باس بان یفضله
...یرہ ج 391/4

...مذکورہ مکان دونوں موہوب لھم بیٹوں کی ملکیت میں رہتے ہوئے دوسرے ورثاء
...حق نہیں پہنچتا۔ ترجیحی سلوک کے جواز کے لئے معقول وجہ ہونے کی وجہ
...کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے موصوف کے اقدام کو موجب
...قرار دیا جائے

واللہ الموفق
غلام الرحمان عفی عنہ

Scanned with CamScanner

21 ویں صدی کا صیہونی تحفہ - ابلیسی مذہب

ترجمہ -- مولانا سرفراز احمد قادری
مرتب -- اقبال احمد اختر القادری

رمضان المبارک 1417ھ / 1992ء کی بات ہے کہ مصری فوج نے قاہرہ میں ایک اس وقت چھاپہ مار کر ابلیسی مذہب کے نوے ماننے والوں کو گرفتار کرلیا جبکہ وہ اپنے بنائے ہوئے شیطانی طریقے اور ابلیسی مذہب کے مطابق شیطان کی عبادت میں مصروف تھے - ان میں چوراسی لڑکے جبکہ چھ لڑکیاں تھیں، جب ان سے تفتیش کی گئی تو مزید سو پچاس افراد گرفتار کئے گئے جن میں اکثریت عیسائی اور یہودی مذہب کے پیشواؤں کی ہے جو کہ اپنے دین کا علم رکھنے کے باوجود اس سے بغاوت کرکے "ا مذہب" کا پرچار کر رہے تھے - سکول و کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات اولین ہدف ہیں یہی وجہ ہے کہ مصری فوج کے چھاپے میں گرفتار ہونے والے نوجوان سارے کے سارے طالب علم اور کھاتے پیتے عیسائی / یہودی گھرانوں سے رکھتے ہیں - - - اس مذہب میں موسیقی کو مقدس مانا جاتا ہے اور آج کا نوجوان مو دلدادہ ہے جس کی وجہ سے نوجوان طبقہ بہت جلد ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

کافی عرصہ قبل امریکہ کے حبشیوں نے میوزک کی ایک قسم دریافت کی جس بلوز "BLOZE" رکھا گیا اور اسے ایک مخصوص شیطانی عمل سے مشروط کر دیا گیا اس کے بعد ایک اور قسم جاری کی گئی جس کو "ROCK" (روک) کا نام دیا گیا اسے "شیطان کی تعریف" سے مشروط کیا گیا بعد میں ان طریقوں کو یورپی موسیقی ساتھ مخلوط کیا گیا تاکہ اس کا پرچار ہو سکے - - - "شیطان کی تعریف" کے حوا میوزک کی آڑ میں ایک کتاب لکھی گئی جس کا نام "تذکرۃ الشیطان" رکھا گیا کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے پھر اس کا نام بدل کر "انجیل الشیطان" رکھ دیا گیا ایک عربی ایڈیشن "الطقوس الشیطانیہ" کے نام سے شائع کرکے عرب دنیا میں پھیلا کوشش کی گئی، ان کتب شیطانیہ کا مصنف امریکہ کا ایک بدنام زمانہ ڈاکٹر "

Scanned with CamScanner

سر انڈور لانی " ہے اور یہی شخص اس ابلیسی مذہب کا بانی بھی ہے۔۔۔ جو
ریاست کیلی فورنیا کے مشہور شہر " سان فرانسسکو " کا شہری ہے، اس
" ابلیسی مذہب " کا دعویٰ کیا تھا مگر جب اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا
میوزک کے ذریعے اپنے مقاصد کے حصول کا جال بچھانا شروع کیا۔۔ اس
مضمون یہ ہے کہ برائی اور غلط کام ایک مقدس عمل ہے اور شیطان
لائق عبادت ہے، اس کی پرستش باعث سعادت ہے (معاذ اللہ)
چند نوجوان اس کے چکر میں آکر میوزک کے پس پردہ " ابلیسی مذہب "
موسیقی کی ایک اور نئی قسم ایجاد کی جس کا نام ڈسکو " DISKO " رکھا اور
شیطان کو خالق و مالک اور لائق عبادت جاننے سے مشروط کیا۔۔۔ اس ڈسکو
بہت جلد مقبولیت حاصل کرلی اور ایک رپورٹ کے مطابق صرف امریکہ میں
تیس ہزار پیروکار ہوگئے۔۔۔ ڈاکٹر لافی نے شیطان کی عبادت کے لئے
عبادت خانہ تعمیر کرایا جس کا نام " کنیسہ ابلیس " رکھا، اب ابلیسی مذہب کے
میں اجتماعی عبادت شیطان کرتے ہیں۔۔۔ اس کنیسہ ابلیس جسے " معبد
بھی کہا جاتا ہے کہ اندر اور باہر کالا سیاہ رنگ کیا گیا ہے جو کہ اس مذہب کا
ہے۔۔۔ امریکہ کے علاوہ دوسرے علاقوں میں ان لوگوں نے فلیٹ خرید کر
عبادت گاہیں بنائی ہوئی ہیں جبکہ حالیہ گرفتاریوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ
ان لوگوں نے کئی جگہ ڈسکو کلب قائم کئے تھے جہاں اپنے شیطانی انداز میں ابلیس
کرتے تھے۔

لوگوں نے اپنی ظاہری شکل و صورت عام لوگوں سے مختلف بنائی ہوتی ہیں تاکہ
ب کو پہچان سکیں، یہ عام طور پر چمڑے کے بنے ہوئے کالے لباس استعمال
جن پر انسانی کھوپڑیاں، خوفناک تصاویر، رعب دار جملے، تحریر ہوتے ہیں، اکثر
کا نشان ضرب کے نشان کی صورت بنی ہڈیوں کے درمیان بنا ہوتا ہے جو کہ
نشان بھی ہے۔۔۔ ان کی عورتیں چاندی کے بنے زیورات استعمال کرتی ہیں
کے منزلی نشان کے درمیان انسانی کھوپڑی کا مونو گرام بنا ہوتا ہے اس کے
زیورات پر حیوانات کی تصاویر اور صلیب (CROSS) کا نشان بھی ہوتا ہے۔

ابلیسی مذہب کا مذہبی نشان

یہ لوگ لمبے لمبے بال رکھتے ہیں --- ناخن بڑھانا کارِ ثواب جانتے ہیں --- جسموں پر مختلف جنگلی جانوروں کی شکل یا اپنا مونوگرام بناتے ہیں --- خواتین سیاہ رکھتی ہیں جبکہ ہونٹوں پر گہرا سرخ رنگ استعمال کرتی ہیں - نوجوان لڑکے اور لڑ کے آزادانہ جنسی ملاپ، نشہ آور اشیاء کا آزادانہ استعمال، ماحول کو آلودہ کرنا، جسم اور رہائش گاہ کو گندہ رکھنا، معاشرہ میں انتشار اور گندگی کا فروغ ان کا منشور ہے، یہ کام کرنے سے ان کا خدا "شیطان" خوش ہوتا ہے لہٰذا اسے خوش کرنے کے لیے سب کچھ کرتے ہیں - نوجوان لڑکیوں کو چست لباس، شراب اور منشیات کو عام است کرنے، ناخن بڑھانے اور غسل نہ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے -

ابلیسی مذہب کے لوگ جب شیطان کی عبادت کرتے ہیں تو سب ایک مقام ہو کر تیز میوزک میں ایسے گانے گاتے ہیں جن میں شیطان کی عظمت، تقدس اور کا برملا اظہار ہوتا ہے --- ان کے ہاں آگ کے ذریعہ بھی عبادت کرنے کا مخ طریقہ رائج ہے، وہ یہ ہے کہ ایک بڑی سی آگ جلائی جاتی ہے اور پھر اس کے چ طرف گھومتے ہوئے مرد و زن رقص کرتے ہیں، جسے یہ لوگ نہایت ہی مقدس ع تصور کرتے ہیں --- ان کا عبادت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سب جمع ہو کر مبہم آواز میں "انجیل الشیطان" کے وہ حصے پڑھتے ہیں جس میں شیطان کی مدد، ا چیلوں جنات و شیاطین سے تعاون کی ترغیب اور شیطان کو اس لئے مظلوم کہا گی ہے کہ اسے جنت سے نکال دیا گیا، پڑھتے ہیں پھر ایک دوسرے کو شراب اور دیگ آور اشیاء پیش کرتے ہیں اس کے بعد بہت سے چوہے اور بلیاں ذبح کرکے ان کا مجمع میں موجود عبادت میں مشغول عورتوں کے جسم پر مل دیا جاتا ہے اور ان سے صح زنا باعث فخر و سعادت جانتے ہیں - یہ لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے دنیا بھ بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلوں میں میوزک پروگراموں کا بندوبست کرکے خاص کر نو طبقے کو پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں --- جس شخص کو یہ دعوت دیں اور وہ انکے م کی معلومات حاصل کر لینے کے بعد بھی ان کے ساتھ شامل نہ ہو یا ان کی مخالفت ک تو یہ لوگ اسے قتل کرنا باعث سعادت جانتے ہیں چنانچہ فرانس میں پادری کو قتل کر

تیں ہوئی تو انکشاف ہوا کہ ابلیسی مذہب کے پیروکاروں نے اسے قتل کیا تھا
کے جسم پر ابلیسی مذہب کا مونو گرام اور جنگلی جانوروں کے تصاویر کے
گئے تھے' اس واقعہ کے بعد فرانسیسی حکام نے اس گروہ کے تمام افراد کو
ان پر پابندی عائد کر دی۔

مذہب' امریکہ اور اسرائیل میں خوب آزادانہ پروان چڑھ رہا ہے ---
بعض اخبارات کے سرورق پر تو روزانہ ان کا مونو گرام شائع ہوتا ہے'
ارات کے حوالے سے بیروت کے مجلّہ "منار الہدیٰ" نے انکشاف کیا ہے کہ
اس وقت تقریباً" ساڑھے چار ہزار کارکنان اس مذہب کی تشہیر میں رات

ہیں۔

ائیل کے شہر تل ابیب سے تقریباً" ساٹھ کلو میٹر دور "نتانیا" کے مقام پر یہ
کے قتل اور ان کا خون پینے کے حوالے سے بہت مشہور ہیں اگر چہ یہ لوگ
بت کا دعویٰ کرتے اور ان کی تصاویر کو مقدس سمجھتے ہیں لیکن یہاں اعلان
کہ بلیاں گمراہ جانور ہے --- کسی زمانے میں یہاں کثرت سے بلیاں پائی جاتی
کل بالکل نایاب ہیں --- یہ لوگ بلیوں کے خون کے اس قدر عادی ہو چکے
جبکہ بلیوں کی قلت ہے تو اپنی ہوس پوری کرنے کے لئے ان میں سے ایک
لڑکی ہی کو ذبح کر ڈالا --- خون اور ہڈیوں کے حصول کے لئے یہ لوگ نو
قتل کر دیتے ہیں' اس بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ بچوں کو قتل کرنے
خوش ہوتا ہے --- ایک اطلاع کے مطابق ان کے ایک شخص نے اپنی والدہ
کنارے لے جا کر اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر صرف اس لئے قتل کر دیا
اس کی والدہ نے اس کی توہین کی تھی نیز ابلیس کو برا کہا تھا۔ گو کہ یہ لوگ
ممالک میں اپنا جال بچھانے کا منصوبہ رکھتے ہیں (جسکا ثبوت جگہ جگہ
ہوں کی بھرمار ہے) لیکن مصر میں ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا ہے' علماء
کے خلاف فتوے جاری کئے ہیں چنانچہ مصر کے مشہور عالم شیخ انصر فرید نے
ہے کہ جس میں ابلیسی کو گمراہ کن' اس کے ارکان کو مرتد اور واجب
ہے جبکہ مسلمانوں کی قدیم بین الاقوامی یونیورسٹی "جامعہ ازہر" کے وائس

Scanned with CamScanner

چانسلر شیخ السید طنطاوی نے اس فتویٰ کی تائید و حمایت اور تصدیق کی ہے۔
اللہ تعالیٰ عالم اسلام کے مسلمانوں کو اس شیطانی فریب سے اپنی پناہ و حفاظت میں
رکھے ---- "آمین"۔ بشکریہ ندائے ملت

ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک کا خصوصی شمارہ

معزز حضرات و مسلمانان ملت اسلامیہ پاکستان .... جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے پاکستان میں مختلف قسم کی "تقریبات" کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس میں برصغیر میں اسلامی اور دینی صحافت کا علمبردار جریدہ ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک نے ایک دستاویز کے طور پر خصوصی شمارے (۱۰ اگست) کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں ملک و ملت کے کے مقالہ نگار اور مضمون نویس حضرات حصہ لے رہے ہیں۔ ان مقالہ نگاروں میں علماء کرام نگارشات دور حاضر کے مشہور محقق پروفیسرز، سکالرز، ڈاکٹرز اور دیگر دینی وقومی درد رکھنے والے حضرات شامل ہیں۔ انشاء اللہ موضوعات کی آفاقیت اور اہمیت کے اعتبار سے "الحق" کا یہ خصوصی شمارہ آپ کو علم اور تحقیق کے نئے گوشوں اور زاویوں سے متعارف کرائیگا۔ تمام محب وطن اور علم ومطالعہ سے شغف رکھنے والے حضرات سے اپیل ہے کہ اس خصوصی نمبر کی ترویج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور لائبریری کی زینت بنائیں۔

موضوعات

* پچاس سالہ روداد سفر * کیا پایا؟ کیا کھویا؟ * مسلسل ناکامیوں کی داستان الم
* مقصد تخلیق پاکستان سے انحراف * کیا ملک میں مغربی جمہوریت کا تجربہ کامیاب رہا
* "گولڈن جوبلی" اور پاکستان * کیا واقعی سرسید دوقومی نظریہ کے بانی تھے؟
* تحریک آزادی و تحریک پاکستان میں علماء کا روشن کردار * نظریہ پاکستان اور بانی پاکستان
* آزادی کا مفہوم * ہمارے پچاس سالہ کارنامے * ملک تو بن گیا مگر قوم؟ * "گولڈن جوبلی"
* پاکستان کی ضرورت کیوں؟ * پاکستان اور بھارت کا تقابل * پاکستان میں جمہوریت کا مستقبل

اسی طرح دیگر معلومات افزا اور سنسنی خیز انکشافات اور تجزیے۔

نوٹ۔ رابطہ کیلئے ناظم "الحق" (نثار محمد) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سے رجوع فرمائیں۔ اور اپنے آرڈر سے فوری طور پر مطلع کریں۔
قیمت نہایت ہی مناسب

طریقہ انتفاع

...لام الرحمن

قابل انتفاع اشیاء سے استفادہ ملکیت کا غائیہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے جیسا کہ انسان
لے کسی ذاتی مملوکہ املاک سے استفادہ کا حق حاصل ہے۔ مشترکہ اموال سے بھی
انسان کا حق ہے۔ تاہم مشترکہ سرمایہ سے استفادہ کے وقت یہ ضروری ہے۔ کہ
...رے شرکاء کے حقوق کی رعایت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مشترکہ اموال سے استفادہ کے
...دوسرے شرکاء کا اتفاق یا رضامندی صراحتہً" یا دلالتہً" ضروری ہے۔[1]
مشترکہ اموال سے استفادہ ان کی کیفیت اور حیثیت پر مبنی ہے۔ ضروری نہیں کہ
...اقسام سے استفادہ میں یکسانیت پائی جاتی ہو۔ انتفاع کے طریقہ کار کے بارے میں
...باتیں احکام کے ضمن میں بیان ہوتی ہیں۔
...بعض امور کی نشاندہی یہاں کی جاتی ہے۔

...ح اموال سے استفادہ کا طریقہ کار

...وہ اموال جو اباحت کی وجہ سے مشترک سرمایہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے استفادہ
...دو طریقے ہیں۔
...کبھی ان سے استفادہ استہلاک کیصورت میں ہوتا ہے۔ یعنی ان میں استفادہ سے مال
...معدوم ہو جاتا ہے۔ جتنی مقدار استعمال کی جائے اس کا وجود باقی نہیں رہتا۔ مثلاً" پانی'
...، نمک' شکار۔ اور معدنیات میں یہی طریقہ کار قابل عمل ہے۔ جس کو جتنی مقدار
...ضرورت پڑے۔ تو بغیر کسی بوجھ کے انسان کے لئے زیر استعمال لانا جائز ہے۔ ان میں
...قسم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان ان سے استفادہ کا حق محفوظ رکھتا ہے۔
...اشیاء پر قبضہ ملکیت کا سبب ہے اس لئے جو انسان پانی کو کسی خاص برتن میں محفوظ
...ے۔ یا گھاس اور لکڑی کاٹ کر جمع کرے۔ تو ان سے دوسروں کا حق منقطع ہو کر ان
...ست درازی ناجائز ہے۔ ملکیت آنے پر (کے بعد) ان اشیاء میں مالکانہ تصرفات جائز
...اس لئے محفوظ پانی یا جمع کیا ہوا گھاس اود لکڑی کی فروخت بھی جائز ہے۔ البتہ
...ے قبل ان اشیاء کی فروخت کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ عمومی حقوق منقطع ہونے

...م المادہ : 1069

1

۲۷۳

Scanned with CamScanner

کے بعد اگر کسی نے دخل اندازی کی اور اس کو نقصان پہنچایا۔ تو مالک کو تاوان لینے
حق حاصل ہے۔[1]

(ب) :- استفادے کے دوسرے طریقے میں اشیاء استعمال سے متاثر نہیں ہوتیں۔ اور
کسی کے قبضے کی گنجائش رہتی۔ مثلاً" عام راستے۔ پبلک پارک اور دوسری مشتر
جگہیں۔ مساجد وغیرہ میں استعمال استفادہ کے لئے مالکانہ طریقہ کار میں گنجائش نہیں۔
فرد کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ راستہ پر جائے۔ کسی پارک میں گھومے پھرے۔ کسی مس
میں نماز پڑھے لیکن ان اشیاء پر قبضہ جمانا جائز نہیں اس لئے استفادہ پر اپنی ضرورت
تکمیل تک محدود ہے۔[2] ان اشیاء سے استفادہ میں ترجیحی سلوک صرف قبضہ تک مح
ہے۔ ورنہ ایک دفعہ انقطاع سے دوبارہ قبضہ کی حیثیت جدید ہو گی۔ اس لئے ایک شخ
اگر کسی راستہ میں بیٹھ گیا۔ (بشرطیکہ دوسرے گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو) یا
پارک میں کرسی پر کوئی شخص بیٹھا۔ لیکن کچھ وقت کے بعد اس شخص نے یہ جگہ چھو
دی۔ تو دوبارہ آنے پر ان جگہوں میں بیٹھنے کیلئے کسی ترجیحی سہارا لینے پر شخص قاصر
یا کسی بازار میں کوئی شخص سودا فروخت کرنے کیلئے بیٹھ گیا۔ تو دوسرے دن اس جگہ
بیٹھنے کیلئے کسی استحقاق کے دعویٰ کا حق حاصل نہیں۔ تاہم ضرورت کیلئے اٹھنے سے ا
کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جو شخص کسی محفل سے اٹھا۔ اور
واپس آیا۔ تو یہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

لیکن راستہ یا بازار میں اس قسم کے تصرفات اس وقت جائز ہیں۔ جب ان
ہوتے ہوئے کسی راہگیر کو تکلیف نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں
اسلام میں کسی کی تکلیف کا ذریعہ بننا جائز نہیں۔[3]

یہی وجہ ہے۔ کہ راستہ کا بنیادی مقصد کرنا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کے لئے ب
جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کے دوسرے مقاصد کی برآوری سے راستہ کا یہ بنیادی مقصد متا
نہ ہو۔ تب تو یہ جائز ہے۔ (ورنہ نہیں)

مجلتہ الاحکام المادہ : 1249

الشرکات فی الفقہ الاسلامی : 12/

نہایتہ المحتاج : 341/5

اس … لئے راستہ کے کسی کونے میں آرام کی نیت سے یا کسی ساتھی کے انتظار کے
… بیٹھنا جائز ہے۔

…الاملاک میں انتفاع کا طریقہ کار

… ملکیت "شرکت الاملاک" کا نتیجہ ہو۔ اس میں شرکاء آپس میں ایک دوسرے سے …ی ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی ایک کیلئے دوسرے کے حصہ میں کسی قسم کے تصرف …نے کا اختیار اس وقت تک حاصل نہیں۔ جب تک اس کو اجازت نہ ہو۔ تاہم مشترکہ …کان میں رہنے سہنے اور اس کے توابع کے استفادہ میں ہر شریک کو مستقل مالک کی …ت حاصل ہے۔[۲]

کیونکہ اگر یوں نہ ہو۔ تو پھر ہر ایک دوسرے کو آنے جانے اور چھت پر چڑھنے … منع کرے گا۔ جس سے خود اپنی ملکیت سے استفادہ اس کے لئے محال بن جاتا ہے۔ …جائز نہیں۔

خود اپنے حصہ میں انفرادی طور پر بھی مالک کو تصرف کرنے کا حق حاصل نہیں۔ …ب تک شریک کی طرف سے اسکو صراحتہ" یا دلالتہ" اجازت نہ ہو۔ مثلاً" مشترکہ ملکیت …ب کسی ایک کے حصے کے استعمال سے متاثر نہیں ہوتی ہو تو اپنے حصے کی نسبت سے … جائز ہے۔ دلالتہ" اجازت ہے۔ اس لئے مشترکہ گھر میں رہنا مرخص ہے۔ اور جہاں …ں ملکیت متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی ہو۔ تو وہاں پر صراحتاً" اجازت ضروری ہو گی۔ … لئے مشترکہ کپڑے میں استعمال کیلئے دلالتہ" اجازت کافی نہیں[۳] لیکن اول الذکر …رت میں دلالتہ" اجازت صرف ذاتی استفادے کیلئے کار آمد ہے۔ اس لئے مشترکہ مکان … اپنا حصہ کسی کو کرایہ پر دینے میں صریح اجازت کی ضرورت ہے۔ ورنہ بلا اجازت …ھی کے حصے کا جو کرایہ حاصل ہو۔ اس کو ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں اس کو مالک …ت پہنچانا ہو گا۔ ورنہ خبث کی وجہ سے جان چھڑانے کیلئے اس کا تصدق کیا جائے گا۔

---

۱ نہایتہ المحتاج : 341/5

۲ مجلتہ الاحکام المادہ 1075

۳ مجلتہ الاحکام ۔ المادہ 1078، 1079

مشترکہ اموال کیلئے بظاہر دو صورتیں نظر آتی ہیں۔

(ا) :- کسی ایک ساتھی کو استفادہ کا مستقل موقع دیا جائے۔ دوسرا ساتھی اگر انکار کرے۔ اس میں طاقت استعمال ہو۔ اگر مجانا" استفادہ کیلئے موقعہ دینے پر راضی نہ ہو۔ تو عوض پر اس کو راضی کیا جائے۔

(ب) :- یا دونوں کو مالکانہ حیثیت سے استفادہکا موقعہ دیا جائے۔

اول الذکر صورت خلاف مروت ہونے کے ساتھ ساتھ مالکانہ حیثیت سے متصا ہے۔ کیونکہ کسی مالک کو اس کی ملکیت میں تصرفات سے۔ معطل رکھنا جائز نہیں۔ ا

جبرو تشدد سے معاشرتی مسائل حل نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایسا اقدام نت نئے مسائل دیگا۔ جس سے انسانی معاشرہ کا درندگی اور حیوانیت میں تبدیل ہونے کا خطرہ ہے لئے دوسری صورت مسائل کے حل کے لئے واحد علاج ہے۔ کہ جس میں دو استفادہ کا موقعہ ہو۔ اور اگرایک کو استفادہ کا موقعہ دیا جاتا ہو۔ تو اس میں دوسر رضامندی لازمی طور پرشامل ہو۔ ایسی حالت میں تو کسی تصفیہ کی تلاش کی ض نہیں۔ طرفین کی رضامندی خود ہی صیفہ کی سب سے مفید صورت ہے۔ لیکن دو استفادہ کا موقعہ دنیا قابل تفصیل ہے۔ اس میں دو صورتیں مقصود کے حصول کیل معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔

(ا) :- تقسیم (Division) :-

(ب) :- تھائیو :-

یعنی ہر ایک کے استفادہ کے لئے باری مقرر کرنا۔

فقہی ذخائر میں ایسے تنازعات کے صیفے کے لئے یہ دونوں صورتیں بروئے کا جاتی ہیں۔ معاشرتی اعتبار سے بھی دونوں طریقے مالک کو اس کی ملکیت سے استفاد موقعہ دینے کی سہل صورت ہے۔

تقسیم کی حقیقت (Fact Of Divison)

لغت عربی میں اس کے لئے "القسمۃ" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ فقہاء کرام اسکی حق کی تعبیر میں مختلف ہیں۔ عموما" اس کی یوں تعبیر کی جاتی ہے۔

"نصیب شائع فی معین"

... ایسی چیز میں اپنے بکھرے ہوئے حق کو یکجا کرنے کا دوسرا نام تقسیم ہے

... بکر المرغینانی فرماتے ہیں۔ "تقسیم کی حقیقت" مبادلہ" سے خالی نہیں۔ کیوں کہ
... نتیجے میں جو حصہ معرض وجود میں آتا ہے۔ یہ تقسیم سے قبل انفرادی طور پر
... نہیں تھا۔ اس میں اگر کچھ حصہ اس کا تھا۔ تو کچھ حصہ اس کے شریک کا
... ہے۔ ایسی بات دوسرے شریک کیلئے بھی ہے۔ یعنی جو حصہ دوسرے شریک کو
... ہے۔ اس کی حیثیت بھی اس سے مختلف نہیں تقسیم کی وجہ سے ہر ایک کو جو
... ہے۔ اس میں اپنے حصے کے علاوہ دوسرے ساتھی کے حصہ کی وصولی کے عوض
... ہاتھ دھونا پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ تقسیم کے ذریعہ جب بکھرا ہوا حق یکجا
... ہے۔ تو تمیز اور افراز سے بھی تقسیم خالی نہیں۔ ملکیت اور موزونات میں چونکہ
... ہوتی اس لئے وہاں پر "افراز" کی حقیقت واضح ہے۔ اور جہاں کہیں مشترکہ
... تفاوت ہو۔ تو وہاں پر مبادلہ کی حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں افراز میں
... یہ جائز ہے۔ کہ وہ ساتھی کی غائبانہ حالت میں عدل و انصاف کے معیار کو
... ہوئے اپنا حصہ وصول کرے۔
... جہاں کہیں تبادلہ نمایاں ہو۔ اس میں شریک کیلئے ایسے تصرفات کرنے کا حق
... ایسی حالت میں اپنا حصہ جدا کرنے کیلئے شریک کار کی موجودگی ضروری ہے۔ [له]

... مشروعیت

... شرعی ضرورت سے قطع نظر قرآن و حدیث کی رو سے تقسیم، مشترکہ اموال سے
... منصفانہ اور عادلانہ صورت ہے۔ اس کی برکت سے فتنہ و فساد کا انسداد ہوتا
... کو دوسرے سے ظالمانہ رویہ رکھنے کا موقعہ نہیں ملتا چنانچہ شرکت اضطراری
... اپنانے کے موقعہ پر معاشرہ اور خاندان کے نادار اور کمزور افراد سے حسن
... کمزور افراد سے حسن سلوک روا رکھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

واذا حضر القسمته اولوا القربیٰ والیتامیٰ
والمساکین فارزقوهم منه و قولوا
لهم قولاً" معروفا"

ترجمہ :- اور جب حاضر ہوں۔ تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور محتاج، تو ان کو کچھ کھلا دو اس میں سے اور کہہ دو ان کو بات معقول۔

شرکت اختیاری میں جو اموال جہاد کے ذریعے حاصل ہوں۔ ان پر جملہ مجاہدین اور شرکاء معاشرہ کے ناتواں افراد کو حق دیکر تقسیم کرنیکی ترغیب دیدی گئی۔ تاکہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصے سے استفادہ کا مستقل حق مل سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

واعلمو انما غنمتم من شی" فان للّٰہ خمسه و للرسول

ولذی القربٰی و الیتامٰی والمساکین وابن السبیل [1]

ترجمہ :- اور جان رکھو۔ کہ جو کچھ تم کو غنیمت میں ملے۔ کسی چیز سے، سو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے۔ اس میں پانچواں حصہ، اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے واسطے اور اس کے قرابت والونکے لئے اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے واسطے۔

ایسا ہی شرکت الاباحہ کی رو سے جب اموال مشترکہ سے استفادہ اجتماعی طور مشکل ہو۔ تو اس میں تقسیم کیلئے کسی صورت کا تعین مفید رہے گی۔ چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور قوم کے حیوانات کو اجتماعی طور پر پانی پلانا جب ممکن نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے تقسیم کا حکم دے کر فرمایا۔

و نبھم ان الماء قسمته بینھم کل شرب محتضر [2]

ترجمہ:- اور سنا دے۔ ان کو کہ پانی کا بانٹنا ہے۔ ان میں ہر باری پر پہنچنا چاہیئے۔

رسول کریم ﷺ نے ضرورت پڑنے پر بنفس نفیس شرکاء کے درمیان مشترکہ مال کی تقسیم کی۔ چنانچہ جنگ خیبر میں جب مسلمانوں کو کافی سارا مال غنیمت میں ملا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں میں تقسیم کی۔ یہاں تک کی۔ کہ جو زمین ملی تھی۔ تقسیم کیگئی۔ [3]

---

[1] الانفال، 41

[2] القمر، 21

[3] عمادالدین ابن کثیر اسماعیل، البدایۃ والنھایۃ، المکتبہ القدسیہ اردو بازار لاہور، 1984

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی تقسیم کو
...یا گیا۔ معاشرتی اعتبار سے بھی تقسیم کی ضرورت قدم بقدم محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ
...سان طبعی طور سے املاک میں انفرادیت اور استقلال کا خواہش مند ہے۔ شراکت سے
...ترا ہے۔ شرکت سے بسا اوقات معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے ایسے مسائل پیدا
...تے ہیں۔ جس سے معاشرے کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ
...ترکہ اموال سے استفادہ کے لئے تقسیم یا کوئی دوسری قابل عمل صورت کا تعین ہو۔

...قسیم کا سبب

...کسی ملکیت کا مشترک ہونا تقسیم کیلئے سبب نہیں۔ ممکن ہے کہ شرکاء آپس میں
...کی تقسیم کے کسی ایسے فیصلے پر متفق ہوں۔ جس سے شرکت کی تکلیف سے ان کو
...ارا ملے۔ مثلاً" جملہ شرکاء اتفاق سے بیع' ہبہ یا تصدق کے ذریعے اپنی ملکیت سے
...دے۔ تقسیم کے لئے سبب تمام یا بعض شرکاء کا باقاعدہ مطالبہ ہے۔ اگر شرکاء کہیں تقسیم
...یلئے لب کشائی نہیں کرتے ہوں۔ تو قاضی پر حاکم کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اپنی طرف
...ے بلا مطالبہ شرکاء تقسیم کرے۔ اگر قاضی کی تقسیم کرنے سے مشترکہ سرمایہ سے
...عارف فائدہ فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ تو پھر کسی ایک حصہ دار کے مطالبے پر جبری
...سیم جائز ہے۔ ایسی حالت میں قاضی کے منصب کا تقاضا ہے۔ کہ وہ درخواست دہندہ کی
...یاد سنکر باقاعدہ تقسیم کے لئے حکم کرے۔[1]

...رائط تقسیم

تقسیم کریوقت اسکا جائزہ لینا ضروری ہے۔ کہ جملہ شرکاء اگر آپس میں مل بیٹھ کر
...سیم کیلئے خود ایک ایسا فارمولا طے کرتیہیں۔ جو کسی شرعی قواعد و ضوابط سے متصادم نہ
...۔ توان کو اس کا موقعہ دینا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ ان کو اپنی ملکیت میں اپنے حقوق
...کے مطالبے میں کلی یا جزوی طور پر چشم پوشی کا پورا حق حاصل ہے بشرطیکہ اس سے
...کی بے سہارا یتیم کا حق متاثر نہ ہوتا ہو۔ تقسیم کرتے وقت چند امور کا لحاظ ضروری

[1] بدائع الصنائع 18/7

(1) :- **اہلیت متقاسمین** :- تقسیم کنندگان میں اہلیت کی موجودگی تقسیم کیلئے اولین شرط ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جملہ شرکاء عاقل ہوں۔ البتہ ان کے لئے بلوغ ضروری نہیں۔ ممکن ہے کہ نابالغ عاقل شریک کی طرف سے اس کے ولی کی اجازت پر تقسیم ہو۔ کیونکہ قبل ازیں بیان ہو چکاہے۔ کہ تقسیم کی حقیقت تبادلہ (بیع) سے مختلف نہیں۔ اور بیع میں نابالغ کی خرید وفروخت بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ عاقل ہو۔ جیسا کہ ذکورت یا انوثت شرط نہیں۔ ۵۸

(2) :- **ملکیت یا ولایت**

دوسری شرط ملکیت یا ولایت ہے۔ یعنی یہ ضروری ہے کہ خود مالک ہو۔ یا مالک کا ولی اور سرپرست ہو۔ لہذا ایک فضول کی تقسیم مالک کی باقاعدہ اجازت کے بغیر کالعدم رہیگی۔ اسلئے اگر چند افراد نے اس گمان پر مشترکہ جائیداد تقسیم کی کہ یہ ان کی ملکیت ہے۔ بعد ازاں اس میں کوئی مستحق نکل آیا۔ جس کا حصہ پوری جائیداد میں شائع ہو۔ تو عمومی استحقاق کے ثبوت کے بعد سابقہ تقسیم کالعدم رہیگی۔ ایسا ہی اگر کسی ایک شریک کے حصے میں شائع حق کا دعویٰ ثابت کیا گیا۔ تو پھر بھی۔

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔ البتہ امام ابو حیفنہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ پوری تقسیم توڑنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم کوشش کرنی چاہیئے کہ مستحق کو اپنا حصہ پورا ملے۔ اس کے لئے اگر جزوی طور پر تقسیم توڑی جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ مخصوص اور متعین حصہ میں استحقاق کے دعویٰ سے تقسیم کو توڑنا ضروری نہیں۔

(3) :- **جملہ شرکاء کی حاضری**

اختیاری تقسیم میں جملہ شرکاء کا اصالتہ" یا وکالتہ" ہونا ضروری ہے۔ البتہ ضروری جبری تقسیم میں قاضی کی ولایت عامہ کیوجہ سے جملہ شرکاء کے حاضر نہ ہونے کے باوجود تقسیم درست رہیگی۔ ۵۹

Scanned with CamScanner

شرکاء کی رضامندی

اختیاری تقسیم میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے۔ کہ جملہ شرکاء اس پر راضی ہوں۔ کسی ادنیٰ فرد کی ناراضگی سے تقسیم کا کوئی اعتبار نہیں۔ جہاں کہیں نابالغ ہو تو اس کی طرف سے ولی یا رضی کی رائے کا اتفاق ضروری ہے۔ اگر ولی یا وصی مقرر نہ ہو۔ تو قاضی کی وساطت سے یہ تعین کرایا جا سکتا ہے۔
جبری تقسیم میں شرکاء کی رضامندی ضروری نہیں[1]

تقسیم کے نفاذ کے لئے ضروری ہیکہ اس کے ذریعے مشترک سرمایہ کے وہ ذرائع حاصل ہوں۔ جو اس سے مقصودی ہوتے ہیں۔

جس چیز کی تقسیم ہو رہی ہے۔ اس کے عین کی موجودگی ضروری ہے اس کے کسی قرض کا قبل القبض تقسیم جائز نہیں۔ لہٰذا اگر کسی میت کی پسماندہ جائیداد میں جب اس کا قرض ہو۔ اور ورثاء اس حساب سے تقسیم کریں۔ کہ فلاں مدیون کے ذمے واجب قرض فلاں وارث کو ملیگا۔ اور دوسرے مدیون کا قرض کسی اور وارث کو دیا جائے تو یہ تقسیم صحیح نہیں۔ ایسی حالت میں جو قرض وصول ہو۔ تو کسی ایک وارث کے لئے ہونے کے بجائے جملہ ورثاء اس میں شریک رہیں گے۔[2]

تقسیم اس وقت تام متصور ہو گی۔ جب ہر ایک شریک کا حصہ دوسرے سے ممتاز ہو۔ اس لئے اگر شرکاء کسی غلہ کے ڈھیر کی تقسیم یوں کریں کہ فلاں طرف تمہاری اور یہ طرف میری ہے ایسی قسم کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ تقسیم یہی چاہتی ہے کہ ہر حصہ دوسرے سے ممتاز ہو ایک دوسرے کے حصے سے کسی قسم کا تعلق باقی نہ ہو[3]

تقسیم کی قسمیں:-

مشترک چیز کی عین میں استفادہ کیلئے ہر ایک حصہ کو الگ کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

[1] مجلۃ الاحکام المادہ : 1128

[2] مجلۃ الاحکام 1131

[3] مجلۃ الاحکام 1123

(1) :- اختیاری تقسیم (Prefrence Divoison):-

یہ وہ تقسیم ہے۔ کہ شرکاء آپس میں مل بیٹھ کر رضا مندی سے تقسیم کریں۔ چونکہ تقسیم بھی مشترکہ جائیداد میں شرکاء کا مالکانہ تصرف ہے۔ اس لئے شریعت کے دائرے میں رہ کر ان کے اس اقدام پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اس کی رعایت ضروری ہے کہ جملہ شرکاء با اختیار ہوں۔ ورنہ کسی یتیم کی شرکت میں اس کے سرپرست یا ولی کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر یتیم کا کوئی نمائندہ نہ ہو۔ تو قاضی اپنی صوابدید پر یتیم کی طرف سے فیصلہ کیلئے کوئی شخص بطور ولی مقرر کریگا۔ تاکہ اس کے حقوق کا تحفظ کرے۔

(2) :- جبری تقسیم (To Force Division):-

جب شرکاء آپس میں مل بیٹھ کر کسی قابل عمل تصفیہ کرنے سے قاصر ہوں۔ تمام شرکاء یا کسی ایک کے مطالبے پر قاضی ان کے درمیان ان کی رضامندی کے بغیر صوابدیدی اختیارات استعمال کرکے تقسیم کرے۔ اس کو "جبری تقسیم" کہا جاتا ہے۔ اس تقسیم کا ماننا تمام شرکاء کے لئے ضروری ہے۔ بصورت انکار زور سے منوانا قاضی کا کام ہے۔

تقسیم خواہ اختیاری ہو یا جبری اس میں دو صورتوں کا احتمال ہے۔

(ا) :- اگر کسی مشترکہ اشیاء کے ہر فرد میں شائع حق کو کسی ایک فرد میں جمع کیا جائے مثلاً" تیس بکریاں تین آدمیوں کے درمیان شریک ہوں۔ تو ہر ایک کو دس دس بکریاں دی جائیں۔ اس کو "قسمتہ الجمع" کہا جاتا ہے[لہ]

(ب) :- اور اگر ایک مشترک چیز میں شائع حصوں کو علیحدہ کر کے یکجا کیا جائے اس کو "قسمتہ تفریق" اور "قسمتہ فرد" کہا جاتا ہے۔ مثلاً" کوئی زمین چند شرکاء کے درمیان تقسیم ہو۔

لہ مجلۃ الاحکام 1124

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تقسیم میں شرکاء کی رضامندی کے بغیر کسی ایک
ں کی پورا کرنے کیلئے رقم کا رکھنا جائز نہیں۔ شریک کو متعلقہ چیز میں استفادہ کا
و انصاف کا تقاضا ہے۔[1]

یہی وجہ ہے کہ احناف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تقسیم کی کوئی ایسی مستقل قسم نہیں پائی
س میں حق کے عوض کسی اضافی چیز دینے کا موقعہ پیش ہو۔

البتہ شوافع رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مزید "قسمتہ الرد" کی ضرورت بھی پڑتی ہے کیونکہ ان
ں ذوات الامثال کی تقسیم "قسمتہ الافراز ہے۔ لیکن ذوات القیم میں اگر کسی اضافی
کے بغیر عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہوں۔ تو "قسمتہ التعدیاں" ہو
ورنہ قسمتہ الرد کیا جائیگا۔[2]

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تقسیم کا فارمولا اس سے کچھ مختلف ہے۔ جو تقسیم باہمی
ی سے معرض وجود میں آئے۔ اس کو "قسمتہ المراضاء" کہا جاتا ہے۔ اور جہاں
تقسیم رضامندی سے نہ ہو۔ تو اس کے لئے قرعہ اندازی سے کام لیا جائیگا۔ جس کو
القرعتہ" کہا جاتا ہے۔ البتہ منافع کی تقسیم کے لئے "قسمتہ المھایا" کا طریق متعین
حنابلہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تقسیم کا دائرہ اجباری اور اختیاری تک محدود ہے۔[3]

قابل تقسیم اور ناقابل تقسیم خطوط کا تعین

تقسیم کا بنیادی مقصد ہر ایک مالک کو اسکے حصے سے استفادہ کا موقعہ فراہم کرنا
ں لئے تقسیم کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں تقسیم سے اس کے بنیادی
متاثر نہ ہوں ورنہ ایسی حالت میں تقسیم بے سود رہے گی۔ اس لئے جہاں کہیں
کے بعد ہر حصہ دار کو اس کے حصے سے متعلقہ استفادہ کی صورت ممکن ہو۔ تو
ی ایک حصہ دار کے مطالبہ پر تقسیم کرنا لازم ہے۔
جہاں کہیں تقسیم کسی ایک فریق کو استفادہ کا موقع ہو۔ لیکن دوسرے فریق کو اس

---

[1] مجلۃ الاحکام المادہ، 1115

[2] ہدایہ 4/ ط35

[3] الفقہ الاسلامی وادلتہ، 5/ 663

فریق اول کے مطالبے پر تقسیم کی جائے گی کیونکہ اس کا مطالبہ معقول ہے۔ لیکن فریق ثانی کے مطالبے پر کسی توجہ دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس تقسیم کی نسبت سے اشتراک میں فائدہ ہے۔ ایسے شخص کا مطالبہ جس میں اس کو فائدہ نہ ہو۔ خود نقصان اٹھا کر دوسرے کو نقصان پہنچانا مقصود ہو۔ یہ اناڑی پن شخص کا مطالبہ ہے۔ جس کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔[لہ] جہاں کہیں جملہ شرکاء کے منافع قلت حصص سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ تقسیم کے بعد اس سے معتدبہ منافع کا حصول ممکن نہ ہو۔ ایسی تقسیم جملہ شرکاء کی رضامندی کے بغیر بے سود ہے۔[کلہ] اور نہ اس میں کسی طاقت کااستعمال قاضی کے دائرہ اختیار میں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

کنواں

حمام

اور پن چکی مشترکہ دیوار تقسیم کے بعد قابل استفادہ نہیں رہتی۔ اس لئے ان میں اختیاری تقسیم کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ورنہ اصل اشیاء مشترکہ سرمایہ کی حیثیت سے باقی رکھ کر اس کے منافع تقسیم کئے جائینگے۔ جن متعلقہ اشیاء کے منافع ایک ہوں۔ تو اس کی تقسیم کا حق قاضی کو حاصل ہے۔ لیکن جہاں کہیں متعدد اشیاء کے فوائد ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ تو اس میں قاضی کو طاقت استعمال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بہتر یہی ہو گا کہ متعدد اجناس شمار کرکے ہر ایک کی تقسیم علیحدہ کی جائے۔ تاکہ ہر ایک کو استفادہ کا احسن موقعہ فراہم ہو۔[سہ]

تقسیم کس کی ذمہ داری ہے؟

"اختیاری تقسیم" میں شرکاء جس کو یہ ذمہ داری سونپ دیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم اگر باہمی اتفاق سے کسی ایک پر اعتماد کریں۔ تو پھر بھی جائز ہے۔ لیکن جبری

Scanned with CamScanner

...یم میں یہ ذمہ داری قاضی کے کندھوں پر پڑتی ہے۔ کیونکہ یہ قاضی کے فریضہ منصبی
...صہ ہے۔ اس لئے قاضی کو چاہیئے کہ وہ سرکاری خرچہ سے کسی ایسے شخص کو تقسیم
...ہور کرے۔ جو لوگوں کے درمیان بغیر کسی معاوضہ کے تقسیم کرتا رہے۔ تاکہ کسی کو
...زام زاشی کا موقعہ نہ ملے۔[1]

...ں کہیں سرکاری طور پر یہ مراعات موجود نہ ہوں۔ تو پھر شرکاء کو خود اس کا احساس
...رنا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تقسیم کنندہ ایسی خدمت پر کوئی اجرت طلب نہ کرے تا
...اس پر کسی ایک جانب میلان کرنے کا شبہ نہ رہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ
...شرہ میں ایسے مخلصانہ جذبہ رکھنے والے افراد ہر وقت موجود ہوں۔ اس لئے اگر کہیں
...ں صورت میسر نہ ہو۔ تو پھر شرکاء کو تقسیم کرنیکا خرچہ ادا کرنا پڑیگا۔ تقسیم سے اگرچہ
...ت علیحدہ ہوتی ہے۔ لیکن کسی تفاوت کے بغیر ہر شریک کو تقسیم کا فائدہ پورا پورا ملتا
...۔ خواہ اس کا حصہ کم ہو۔ یا زیادہ اس لئے ملکیت کی رعایت سے قطع نظر رءوس
...اعتبار سے خرچہ وصول کیا جائیگا۔ لہٰذا اگر دو آدمیوں کے درمیان 3 / 1 اور 3 / 2
...ناسب سے تقسیم ہو۔ تو دونوں خرچہ کے مساوی انداز سے پابند رہیں گے۔[2]
جہاں کہیں اجرت سے تقسیم کرنا مروج ہو۔ تو سرکاری طور پر کسی ایک مخصوص
...ں کی تقسیم کو اعتبار دینا عوام کیلئے تکلیف رسانی کا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ممکن
...کہ متعلقہ شخص اپنی حیثیت سے غلط فائدہ اٹھا کر نا مناسب اجرت طلب کرے۔
...ادائیگی کیلئے شرکاء مجبور ہوں۔
ایسی حالت میں متعدد اشخاص کی تقسیم کو اعتبار دینے سے لوگوں کو آسانی رہیگی۔
...مخصوص شخص ایسی کثرت الوقوع ذمہ داریوں کے نباہنے سے قاصر رہتا ہے۔ مزید
...اس میں عامتہ الورود حقوق کے معطل ہونے کا خطرہ بھی پایا جاتا ہے۔ جن کو جو
...میسر ہو۔ اس کو اجرت دے کر تقسیم کروائے۔[3]

...347 /4

...سراجیہ 111

Scanned with CamScanner

دلچسپ، عام فہم اور منفرد اسلامی رسالے

ماہنامہ "الفاروق" کراچی

کا

"پاکستان نمبر" ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ میں شائع ہو رہا ہے

جس میں تحریکِ پاکستان، قیامِ پاکستان اور استحکامِ پاکستان

حوالے سے

بیش قیمت مضامین شاملِ اشاعت ہیں

پاکستانی مسلمانوں کے لیے تحفۂ خاص

رابطہ

ماہنامہ "الفاروق" کراچی

پوسٹ بکس نمبر 11009، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی

Scanned with CamScanner

مسلمانان اسلام کی خدمت میں ہمدردانہ اپیل

یوں تو جامعہ عثمانیہ میں طلباء کے لئے رہائش کی ضرورت روز اول سے محسوس
ہے لیکن سال رواں میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ابتداء سال میں داخلہ کی
میں چھتیس زائد طلباء یعنی منتظرین پر مشتمل رہی ۔ یوں مقررہ ہدف ۱۰۵ سے
ہو کر منتظرین کی ۳۶ کی فہرست کی وجہ سے مجموعی طور پر داخلہ ۱۴۱ تک ممتد رہا ۔
توقع طور پر مقررہ ہدف سے تجاوز کی وجہ سے دارالاقامہ کی کمی مزید شدت سے
کی گئی ۔ جس کے لئے فوری طور پر ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا ۔ اس کے
گذشتہ ماہ سے جامعہ کے متصل خالی پلاٹ پر پندرہ کمروں پر مشتمل دو منزلہ ہاسٹل کی
شروع کی گئی ہے اور اس ہاسٹل کی تکمیل سے ۱۱۰ طلباء ٹھہرنے کی گنجائش پیدا ہوگی ۔
ع کی گئی تعمیرات یعنی ... کمرے بمع برآمدہ ۵۵۵۰ فٹ کواڈ اریا ہے یوں کم از کم
ایک فٹ پر ۳۵۰ روپے کے حساب سے ۵۵۵۰ x ۳۵۰ = ۵۰۰ ' ۴۲ ' ۱۹ یعنی
ے انیس لاکھ روپے تخمینی خرچہ آئے گا ۔ مدارس کے ایسے کاموں کے
پرخلوص جذبہ کی ضرورت ہے اور یوں بے لوث جذبہ خدمت سے یہ کام پورے
تے ہیں ۔

درد دل رکھنے والے مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے اس کار خیر میں حصہ لینے کی
واست ہے کہ دل کھول کر اس میں حصہ لیں ۔ اگر کسی صاحب کو مالی تعاون کی توفیق
ہو تو دو رکعات صلوٰۃ حاجت پڑھ کر جامعہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں
ص کی دعا بہترین تعاون ثابت ہو سکتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو قربانی کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین

منجانب :۔ اراکین مجلس شوری
جامعہ عثمانیہ

Scanned with CamScanner

REGD. NO. P - 402
MONTHLY - AL - ASR PESHAWAR

ہمدردانہ اپیل

جامعہ عثمانیہ کی آپ کی خدمت میں

بحمد اللہ تعالیٰ جامعہ عثمانیہ پشاور کی ظاہری اور باطنی ترقی میں آپ جیسے بے لوث خدام دین کی توجہات کا فعال کردار رہا ہے اس مختصر مدت میں خلاف توقع ترقی محض اللہ کے فضل و کرم اور آپ جیسے حضرات کی توجہات کی مرہون منت ہے وسائل نقدان کے باوجود گذشتہ سال سے جامعہ میں درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کا اجراء اور جامعہ کے ساتھ متصل مکان کی چار لاکھ روپے میں خریداری حوصلہ افزا اقدام ہے آپکو معلوم ہو گا کہ جامعہ کی [illegible] تعمیری کارکردگی اکتالیس رکنی مجلس شوریٰ کے موقر اراکین حضرات کے مشوروں اور [illegible] ہے جس کے لئے ہر سال جمادی الثانیہ کے آخری عشرہ میں اجلاس ہوتا ہے امسال [illegible] کے منعقدہ اجلاس میں آئندہ تعلیمی سال نمبر 5 کے لئے درجہ خامسہ کے اضافہ اور [illegible] میں جزوی اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے 12'12'487 (بارہ لاکھ بارہ ہزار چار سو [illegible]) بجٹ کی منظوری دی گئی ہے جبکہ سال رواں میں جامعہ کے لئے متصل مکان کی خریداری [illegible] سے جامعہ تین لاکھ سے زائد کا مقروض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ہم یہ یقین رکھتے [illegible] مجلس شوریٰ کے مخلص اراکین، علماء دیندار اور خدا ترس حضرات کے دستخط سے ثبت شدہ درخواست انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل کرے گی لیکن عالم اسباب میں آپ جیسے درد دین رکھنے والے مسلمانوں سے رابطہ رکھنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آپکی حلال آمدنی میں یقیناً" جامعہ کا کچھ حصہ ہو گا۔

خدا کرے کہ آپکی زکواۃ عطیات سے جامعہ کے متوقع اخراجات اور قرض کا ناقابل تحمل بوجھ جزوی یا کلی طور پر پورا ہو اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے (آمین)

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمن
مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پشاور
فون: 273561

اکاؤنٹ نمبر
1204-96
حبیب بنک برانچ پشاور صدر